Regd No P/GDP-3
Phone No 35

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان

Ahmadiyya Markazi Library
Despatch No. 5
Date 15-5-86
Qadian 143516

ادارہ تحریر
ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:
...ارت احمد حیدر — ...تکمیل احمد...

ہفت روزہ بدر قادیان

خلافت نمبر

بابت

۵ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

-: (مطابق) :-

۱۵ ہجرت ۱۳۶۵ ہش

۱۵ مئی ۱۹۸۶ء

جلد: ۳۵ | شمارہ: ۲۰

شرح چندہ

سالانہ ——— ۶۰ روپے
ششماہی ——— ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ——— ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ——— ۷۵ پیسے
خاص نمبر ——— ڈیڑھ روپیہ

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے ہفتہ زیر اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● ۔ محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بوجہ پیرانہ سالی کمزور چلی آرہی ہے۔ گزشتہ دنوں بائیں ہاتھ کی ایک انگلی مڑک گئی جس کا اپریشن ہو گیا تھا۔ احباب سیدہ ممدوحہ کی کامل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● ۔ مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان مع تمام افرادِ جماعت خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● ۔ قادیان ۱۱ ہجرت (مئی) آج رمضان المبارک کا پہلا روزہ تھا۔ مقامی طور پر ہر دو مساجد میں نماز تراویح درس القرآن والحدیث کا سلسلہ جاری ہو چکا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کا درس مکرم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور حدیث کا درس مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد اور مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب، طاہر مدرسین مدرسہ احمدیہ دینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

اداریہ

انعامِ خلافت کا آخری پھل ——— توحید کا قیام ہے!

● ۔ خلافت وہ عظیم الشان انعام ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے صالح مومنوں کی جماعت کو عطا ہوتا ہے۔ جیسا کہ "لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ" سے صاف مستنبط ہوتا ہے۔

● ۔ خلافت تمکینِ دین کے سامان کرتی ہے جیسا کہ "لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ" میں بشارت دی گئی ہے۔

● ۔ خلافت وہ امن کا گہوارہ ہے جس میں ہر بے چین و پریشان، امن و سکون کی پناہ حاصل کرتا ہے۔ جیسا کہ "لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا" سے واضح ہو رہا ہے۔

● ۔ اور نعمتِ خلافت کا آخری پھل یہ ہے "يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا" کہ خود خلفاء کرام اور ہر حقیقی مومن بالخلافہ بالآخر حقیقی عبد بن جاتا ہے اور ماسوی اللہ سے کلیۃً آزاد ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے کامل پیوند کر لیتا ہے۔ اس کے ثبوت میں چند حقائق ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ ہجری سوموار کا دن مسلمانوں پر سخت گراں تھا۔ صحابہؓ اپنے محبوب آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے اس قدر غمزدہ تھے کہ انہیں سنبھالنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ حضرت عمرؓ جیسے بہادر و باحوصلہ اور جلیل القدر صحابی بھی اس تلخ حقیقت کو تسلیم کرنے پر تیار نہ تھے۔ لیکن صدیق اکبرؓ جن کو خدا نے مسندِ خلافت پر بٹھانا تھا، منبر پر کھڑے ہو گئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"لوگو! سنو! جو شخص محمدؐ کی عبادت کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ محمدؐ تو فوت ہو گئے ہیں۔ ہاں جو اللہ کی عبادت کرتا تھا اُس کا خدا زندہ ہے اور کبھی نہیں مریگا۔"

گویا پہلا درس جو حضرت ابوبکرؓ نے مسلمانوں کو دیا وہ اسی آیت کی تفسیر تھا کہ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مسلمان ایرانی فوجوں سے نبرد آزما تھے۔ اس دوران ایک عجیب، ایمان افروز واقعہ پیش آیا۔ ایک دن جب کسریٰ کی فوجوں کو باہر سے کافی مدد آ گئی تو انہوں نے مسلمانوں پر سخت حملہ کر دیا۔ اور مسلمان دشمن کے نرغے میں گھر چکے تھے۔ ادھر ہزاروں میل دُور مدینہ میں حضرت عمرؓ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ خدا نے آپؓ کو مسلمان فوجوں کا نازک حال کشفاً دکھا دیا۔ آپؓ نے دورانِ خطبہ اُونچی آواز سے فرمایا "یا ساریۃ الی الجبل۔ الی الجبل۔" (کہ اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہٹ جاؤ۔ پہاڑ کی طرف) اس کے بعد پھر خطبہ جاری رکھا —— اب دیکھئے جس خدا نے ہزاروں میل دُور ہو رہی جنگ کی نازک صورتِ حال سے اپنے خلیفہ کو مطلع فرمایا وہاں اُسی خدا کے غیبی تصرف سے آپؓ کی آواز آنِ واحد میں لشکر کے قائد ساریہ کو پہنچ گئی اور انہوں نے آسمان میں حضرت عمرؓ کی یہ آواز سُنی اور فوراً پہاڑ کی طرف ہٹ گئے اور اسی تدبیر نے اُن کی متوقع شکست کو یقینی فتح میں تبدیل کر دیا ——!

دریائے نیل مصر کا ایک مشہور دریا ہے۔ اس کے متعلق زمانہ جاہلیت سے یہ مشہور تھا کہ ایک خاص مہینہ کی بارہ تاریخ کو ایک کنواری لڑکی کو اچھے کپڑے پہنا کر دریا میں ڈال دیا جاتا تو دریا بہنے لگتا۔ اگر یہ قربانی نہ دی جاتی تو پھر خشک ہو جاتا تھا۔ جب حضرت عمرو بن عاصؓ نے مصر کو فتح کیا اور حضرت عمرؓ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؓ نے ایک کاغذ پر ذیل کی عبارت لکھ کر حضرت عمرو بن عاصؓ کو بھجوا دی۔ اور ارشاد فرمایا کہ اس کاغذ کو دریا میں پھینک دینا۔ پھر تم دیکھو گے کہ دریا چلنا شروع ہو جائے گا۔ وہ عبارت یہ تھی —— "عمرؓ کی طرف سے دریائے نیل کے نام! اگر تم اپنی مرضی سے چلتے ہو تو بے شک نہ چلو اور خشک ہو جاؤ۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلتے ہو تو میری دُعا ہے کہ وہ تمہیں جاری کر دے" —— یہ تھی تفسیر اس آیت کی کہ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً۔ چنانچہ اس خط کا دریا میں پھینکنا تھا کہ خشک دریا چل پڑا۔ اور اس معجزہ سے مصریوں کا وہم غلط ثابت ہوا۔

ادھر خلفائے احمدیت کے ادوار پر غور کرتے ہیں تو یہی حقیقت روشن تر ہو کر سامنے آتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے درخشندہ دورِ خلافت میں کیسے کیسے طوفان مخالفت کے اُٹھے مگر اس اولو العزم خلیفہ برحق نے خدا کی خاص تائید و نصرت سے کشتی احمدیت کو ان تمام طوفانوں سے بسلامت نکال کر ساحلِ عافیت سے ہمکنار کیا۔ ۱۹۳۴ء میں احراریوں کا فتنہ اس قدر شدید تھا کہ دُنیا خیال کر رہی تھی کہ احمدیت بس اب چند دنوں کی مہمان ہے۔ اس نازک دَور میں خدا کے اس خلیفہ نے یہ اعلان فرمایا: —— "خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا۔ کیونکہ خدا نے جس رستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے ...... اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور شکست کو اُن کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں" —— پھر پاکستان میں ۱۹۵۳ء کی مشہور زمانہ اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن کے طوفان میں خدا کے اس پہلوان نے یہ نوید سُنائی کہ:۔

"انشاء اللہ فتح ہماری ہے۔ کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے کہ خدا نے مجھے چھوڑ دیا، تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دیگا؟ ساری دُنیا مجھے چھوڑ دے مگر وہ انشاء اللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ میری امداد کے لئے دوڑا آرہا ہے۔ وہ میرے پاس ہے۔ خطرات ہیں اور بہت ہیں۔ مگر اس کی مدد سے سب دُور ہو جائیں گے۔"

پھر ۱۹۷۴ء میں ۵۳ء سے بھی بڑے پیمانے پر جماعت کو آگ اور خون کے دریا سے گزرنا پڑا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اُسی خدائے قادر کی نصرت کا یقین دلایا جس نے آپؒ کو مسندِ خلافت پر بٹھایا تھا۔ چنانچہ فرمایا: —— "اللہ تعالیٰ کی فوجیں ہماری مدد کیلئے آرہی ہیں۔ خدا کی نصرت کا وقت قریب ہے" یہ سب محض طفل تسلیاں نہیں تھیں بلکہ دنیا گواہ ہے اس امر کی کہ مخالفین احمدیت نے جو عظیم طوفان برپا کئے تھے، خدا کے فضل نے اپنے خلفائے برحق کی ایسی راہنمائی فرمائی کہ ان طوفانوں کی تباہ کاریاں مخالفین کے حصے میں اور رحمت کے بادل جماعتِ احمدیہ کے حصے میں آئے۔

اور اب خلافتِ رابعہ کے اس مبارک دَور میں دشمن نے ایسا نک کے ایجاد کردہ تمام تیر اپنے ترکش سے نکال لئے ہیں۔ اگر کوئی بصیرت سے عاری نہ ہو تو وہ دیکھ اور سمجھ سکتا ہے کہ دجّال اپنی تمام ترفتنہ سامانیوں کے ساتھ خرِ دجّال پر سوار ہو کر باغِ اسلام کو روندتا چلا جا رہا ہے۔ آج غلام مسیح الزمان اور دجّال کے مابین گھمسان کا رن پڑا ہے۔ ایک طرف نہتی جماعت ہے اور دوسری طرف طاقتور دشمن۔ لیکن غلام مسیح الزمان کا ہاتھ خدائے قادر و مقتدر نے تھاما ہوا ہے۔ اور دوسری طرف خرِ دجّال کی لگام دجّالی آقاؤں کے ہاتھ میں ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کس کا ہاتھ زیادہ طاقتور ہے!؟ جماعت احمدیہ کی گزشتہ ۹۷ سالہ تاریخ کی روشنی میں ہمیں پورا یقین ہے کہ انشاء اللہ وہ وقت دُور نہیں جب دجّالی طاقتوں کے سب تار و پود بکھر کر رہ جائیں گے۔ اور خدائے قادر و مقتدر اپنی قدرت کے کرشمے دکھلائے گا۔ تب دنیا کو بزبانِ قال اقرار کرنا ہی پڑے گا کہ واقعی خلافتِ احمدیہ کی پشت پر خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ بس ہم مومن بالخلافہ قرآنی الفاظ میں یہی نعرہ بلند کرتے ہیں کہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔ نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

(محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر)

ایڈیٹر: صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

...iyya Markazi Library

میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے!

خلافتِ احمدیہ کے متعلق بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح پیشگوئی!!

نبوّت وخلافت دو عظیم قدرتوں کا ذکر :-

نبوّت وخلافت کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ خدا تعالےٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا، ہمیشہ اس سنّت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے ..... اسی طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دِکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دِکھاتا ہے (۲) دُوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دُشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خُدا تعالیٰ **دوسری** مرتبہ اپنی زبردست قُدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔"

قُدرتِ ثانیہ سے کیا مُراد ہے؟

واضح طور پر مثال دے کر حضرت اقدس علیہ السلام نے سمجھا دیا۔ چنانچہ فرمایا:-

"جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہُوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مَوت ایک بے وقت مَوت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مُرتد ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے **دوبارہ** اپنی **قُدرت** کا نمونہ دِکھایا۔"

برکاتِ خلافت کو قُدرتِ ثانیہ کا ظہور قرار دیا :-

پھر آیتِ استخلاف میں بیان فرمودہ خلافت کے کارناموں کا ذکر کر کے بتایا کہ دراصل یہی کارنامے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے جلوے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:-

"تب خُدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اُس وعدہ کو پُورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پَیر جما دیں گے ...."

اپنی جماعت کو خوشخبری :-

قدرتِ ثانیہ کی وضاحت فرمانے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثال دے کر سمجھانے کے بعد حضور علیہ السلام نے جماعت کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ:-

"سو اَے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خُدا تعالیٰ دو قدرتیں دِکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دِکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں (یعنی اپنی وفات کی خبر۔ ناقل) کیونکہ تمہارے لئے دُوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ **دائمی** ہے جس کا سلسلہ **قیامت** تک منقطع نہیں ہوگا۔"

قُدرتِ ثانیہ سے مُراد انجمن نہیں ہو سکتی :-

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ انجمن ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین اور خلافت کی قائم مقام ہے۔ حالانکہ حضور علیہ السلام نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ:-

"وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

شخصی خلافت کی غیر مبہم وضاحت :-

اس امر کے ثبوت میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد شخصی خلافت کا سلسلہ شروع ہونے والا تھا اور اسی کو قدرتِ ثانیہ قرار دیا گیا ہے، حضور علیہ السلام کے مندرجہ ذیل واضح اور غیر مبہم الفاظ ہر قسم کے اشتباہ کو دُور کر دیتے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دُوسری قُدرت کا مظہر ہوں گے۔"

قُدرتِ ثانیہ کے ظہور کے لئے اجتماعی دُعاؤں کی نصیحت :-

قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت کے قیام کے لئے عالمگیر جماعتِ احمدیہ کو اجتماعی دُعاؤں کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک مُلک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دِکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔"

طریقِ انتخابِ خلافت :-

قدرتِ ثانیہ کے ان مظاہر ہی کو حضور علیہ السلام نے لوگوں سے بیعت لینے کا مجاز قرار دیا اور اُن کے انتخاب کے طریق کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"ایسے بزرگ اور پاک نفس لوگوں (یعنی خلیفہ۔ ناقل) کا انتخاب مومنوں کی اتّفاق رائے پر ہوگا۔ اور جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے، وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔"

برکاتِ خلافت :-

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ ایسے منتخب خلفاء کا زیادہ سے زیادہ کام یہی ہوگا کہ وہ لوگوں سے بیعت لے لیا کریں جبکہ حضور علیہ السلام نے قدرتِ ثانیہ کی برکات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔"

(رسالہ "الوصیّۃ")

مُقامِ خلافت

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی نظر میں

"آدم اور داؤد کا خلیفہ ہونا میں نے پہلے بیان کیا۔ اور پھر اپنی سرکار ؐ کے خلیفہ ابوبکر اور عُمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا۔ اور یہ بھی بتایا کہ جس طرح ابوبکرؓ اور عمرؓ خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما، اسی طرح خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحبؑ کے بعد خلیفہ کیا..... پس جب خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے تو کسی اور کی کیا طاقت ہے کہ اُس کے کام میں روک ڈالے ..... مَیں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خُدا چاہے گا۔ اور خُدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔"

"تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو، مجھے خُدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے ..... دیکھو میری دُعائیں عرش میں بھی سُنی جاتی ہیں۔ میرا مولا میرے کام میری دُعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔ میرے ساتھ لڑائی کرنا خُدا سے لڑائی کرنا ہے۔ تُم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کرو ....." (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۴، ۵)

"اللہ تعالیٰ کی مشیت نے چاہا اور اپنے مصالح سے چاہا کہ مجھے تمہارا امام و خلیفہ بنا دیا۔ اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے اُن کو بھی میرے سامنے جُھکا دیا۔ اب تم اعتراض کرنے والے کون ہو۔ اگر اعتراض ہے تو جاؤ خُدا پر اعتراض کرو۔ مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے نتیجہ سے بھی آگاہ رہو..... اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وُہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۷)

سب برکتیں خلافت میں ہیں

ارشاد سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دُنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافتِ حقّہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اس کی برکات سے دُنیا کو متمتع کرو۔ تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دُنیا میں بھی اُونچا کرے اور اُس جہان میں بھی اُونچا کرے۔ تا مرگ اپنے وعدوں کو پُورا کرتے رہو اور میری اولاد اور حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد کو بھی اُن کے خاندان کے عہد یاد دِلاتے رہو۔ احمدیت کے مُبلّغ۔ اسلام کے سچّے سپاہی ثابت ہوں۔ اور اِس دُنیا میں خدائے قدوس کے کارندے بنیں۔"

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)

Markazi ... 13316

جماعت احمدیہ اپنی ذہانت، تنظیم اور اپنی قوتِ عمل کے لحاظ سے نبوت سے جلا یافتہ ہے

خلافت احمدیہ کو خدا کے فضلوں اور اس کی حمایت اور اس کی نصرت کا وطن حاصل ہے تم کبھی جماعت احمدیہ کو اس وطن سے نہیں نکال سکتے!

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا ایک ولولہ انگیز اقتباس

"خلیفۂ وقت میں تو جماعت کی جان نہیں ہے۔ خلافتِ احمدیہ میں جان ہے۔ ایک خلیفۂ وقت کو قتل کروگے تو دوسرا خلیفۂ وقت وہی باتیں کہے گا۔ اُسی طرح کہے گا۔ اس کو بھی اسی طرح خدا کی تائید حاصل رہے گی جس طرح اس سے پہلے کو تھی۔ تم نادان ہو جو یہ سمجھتے ہو کہ ایک خلیفۂ وقت کے قتل کے ساتھ جماعتِ احمدیہ مر سکتی ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے خلفاء پر تو وہی بات صادق آتی ہے ؎

إِذَا سَيِّدٌ مِنَّا خَلَا قَامَ سَيِّدٌ ؛ قَؤُولٌ لِمَا قَالَ الْكِرَامُ فَعُوْلُ

کہ دیکھو ہم میں سے جب ایک سردار مارا جاتا ہے، گزر جاتا ہے تو اس کے بدلے دوسرا سردار اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ نیک باتیں کہتا ہے عظیم باتیں کہتا ہے جس طرح پہلا اس سے کہتا چلا گیا تھا۔ اور اسی طرح ان باتوں پر عمل کرکے دکھا دیتا ہے۔ ایک کے بعد دوسرا احمدی اُٹھتا چلا جائے گا۔ ہر سر جو کاٹا جائے گا اس کے بدلے خدا ایک اور سر عطا کرے گا جماعت کو۔ اور ہر سر اسی طرح معزز ہوگا خدا کی نظر میں جس طرح پہلا سر معزز تھا۔ ہر سر کو خدا ہدایت عطا فرمائے گا۔ اس کی ذات کی ہدایت نہیں ہوگی۔ ہر دل کو خدا قوتِ قدسیہ بخشے گا۔ اس کے ذاتی دل کی قوتِ قدسیہ نہیں ہوگی۔ تو جماعتِ احمدیہ کی خلافت کو تم کس طرح مار سکتے ہو؟ اور پھر جماعتِ احمدیہ اپنی ذہانت کے لحاظ سے، اپنی تنظیم کے لحاظ سے، اپنی قوتِ عمل کے لحاظ سے نبوت سے جلا یافتہ ہے۔ اور جن کو نبوت کی جلا حاصل ہوئی ہو وہ چھوٹے چھوٹے مکروں سے مار کھانے والے لوگ ہوا کرتے ہیں بھلا —!؟ وہ تو دور کی سوچتے ہیں پہلے سے اپنے انتظامات مکمل کرتے ہیں۔ ہر احتمال کو پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ اور اس کی مؤثر جوابی کارروائی کرتے ہیں۔ اور ہر وقت تیار بیٹھے رہتے ہیں۔ جب خدا کا بلاوا آتا ہے وہ تیار حالت میں رخصت ہوتے ہیں۔ اس لئے کتنی بڑی بے وقوفی ہے اور کتنی بڑی بدظنی ہے! بلکہ حیرت ہے تمہاری اپنی عقلوں پر۔ اس جماعت سے اتنا لمبا واسطہ پڑنے کے باوجود یہ بھی نہیں پتہ چلا ابھی تک کہ جماعت کے اندر کیسی کیسی صلاحیتیں رکھی ہیں۔

اس لئے خلیفہ وطن میں ہو یا بے وطن ہو۔ خلافتِ احمدیہ کو خدا کے فضلوں کا وطن حاصل ہے۔ اور اس خدا کے فضلوں کے وطن سے خلافتِ احمدیہ کو کبھی کوئی نہیں نکال سکتا۔ خلافتِ احمدیہ کو خدا کی حمایت کا وطن حاصل ہے، اس اللہ کی حمایت کے وطن سے تم خلافت کو کبھی نہیں نکال سکتے۔ خلافتِ احمدیہ کو خدا کی نصرت کا وطن حاصل ہے اور اس نصرت کی سرزمین سے تم کبھی جماعتِ احمدیہ کو نہیں نکال سکتے۔ اور ہاں جماعتِ احمدیہ کو خدا کی طرف سے ایک رعب عطا ہوا ہے۔ خلافتِ احمدیہ اس رعب کے ساتھ تمام دنیا کے اوپر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمتیں سرانجام دیتی ہے اور اس کا رعب دور دور تک اثر کرتا ہے۔ تمہارے دلوں پر بھی یہ پڑتا ہے۔ یہی رعب ہے جس نے تمہیں خائف کیا ہوا ہے۔ یہی رعب ہے جس کی وجہ سے تمہارے بدن کانپ رہے ہیں۔ اور تم سمجھتے ہو کہ جب تک خلافتِ احمدیہ زندہ ہے، جماعتِ احمدیہ پھیلتی چلی جائے گی۔ اور کبھی نہیں رک سکے گی۔ تم گواہ ہو اس رعب کے، اگر اور کوئی نہیں۔ اس رعب کی سرزمین سے جو خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے، **تم خلافتِ احمدیہ کو کبھی نہیں نکال سکتے**۔ کیا تمہارے منصوبے! اور کیا تمہاری کارروائیاں! حیرت ہے، سبق پہ سبق دیئے جاتے ہو اور پھر تم آنکھیں بند کر لیتے ہو۔ اور غافل ہو جاتے ہو —!!"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹؍اگست ۱۹۸۵ء)

خلیفہ خُدا ہی بناتا ہے!

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

"خلیفہ" کے لفظی معنے جانشین کے ہیں۔ اور اسلامی اصطلاح میں خلیفہ اُس شخص کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالےٰ کے نبی یا رسول کی وفات کے بعد اُس کے مشن کی تکمیل کے لئے اُس کا قائم مقام یا جانشین ہوتا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کا جو انتظام قائم ہُوا اُس کی ہمیں تین صورتیں نظر آتی ہیں۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ عام مسلمانوں کے انتخاب کے ذریعہ خلیفہ مقرر کیا جائے۔ جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت تھی۔ دُوسرا طریق یہ ہے کہ کوئی خلیفہ اپنی زندگی میں ہی کسی قابل اور اہل شخص کو نامزد کر دے۔ جیسے حضرت عمرؓ کو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے نامزد فرمایا تھا۔ اور تیسرا طریق یہ ہے کہ خلیفہ کے انتخاب کے لئے ایک کمیٹی عامۃ المسلمین کے نمائندہ کے طور پر تشکیل دی جائے۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ نے چھ کبار صحابہؓ پر مشتمل ایک کمیٹی قائم فرمائی جس کے مطابق حضرت عثمان رضؓ کا انتخاب تیسرے خلیفہ کے طور پر عمل میں آیا

مذکورہ تینوں صورتوں میں سے انتخاب خلافت کے لئے جو بھی صورت عمل میں لائی جائے اُس کے متعلق اسلامی نظریہ یہ ہے کہ چونکہ نبی کی جانشینی کا منصب ایک نہایت اہم، نازک اور رُوحانی مقام ہے اس لئے اگرچہ بظاہر یہ انتخاب مومنوں کی رائے سے ہوتا ہے مگر دراصل خُدا تعالےٰ خود اِس انتخاب کی نگرانی فرماتا ہے۔ اور اپنے تصرف خاص سے لوگوں کے ذہنوں کو اُس شخص کی طرف پھیر دیتا ہے جو اِس منصب اور مقام کے اہل ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں کہیں کسی بھی رنگ میں خلافت کے قیام کا ذکر ہے وہاں خدا تعالےٰ نے اسے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا جہاں ذکر آتا ہے وہاں فرمایا، "اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً" (البقرہ: ٣١) میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہُوں۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں فرمایا "یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ" (صٓ: ٢٧) کہ اے داؤد! ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔

اور جہاں پر اُمت محمدیہ میں نظام خلافت کے قیام کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے وہاں یوں ذکر فرمایا ہے کہ:-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (سورۃ النور: ٥٦)

یعنی اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح کہ اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔

اِن ہر سہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کے تقرر کو خاص طور پر اپنی طرف منسوب فرمایا ہے خواہ وہ خلافت نبوت ہو یا خلافت راشدہ۔ اور اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خلیفہ کے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا۔ نہ وہ اِس امر کی خواہش کرتا ہے اور نہ ہی کسی منصوبے کے ذریعہ خلیفہ بنتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ ایسے حالات میں خلیفہ ہو جاتا ہے جبکہ اس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ تاریخ مذاہب اِس امر پر شاہد ہے کہ گزشتہ تمام خلفاء از خود نہیں بنے بلکہ اُنہیں خُدا نے بنایا۔ اور پھر مومنوں سے تو اس کا حتمی وعدہ ہے کہ وہ نعمت خلافت سے اُن کو سرفراز کرتا رہے گا۔ جیسا کہ آیت استخلاف سے واضح ہے۔ اسی کی تشریح میں سیدنا حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اِنَّ اللّٰہ قد وعد فی ھٰذہ الآیات للمسلمین والمسلمات انّہ سیستخلفنّ بعض المؤمنین منھم فضلًا و رحمًا و یبدّلنّھم من بعد خوفھم امنًا۔" (سرّ الخلافۃ ص١)

یعنی اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مسلمانوں سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ضرور بعض مومنوں کو اپنے فضل و رحم سے خلیفہ بنائے گا اور اُن کے خوف کو امن سے تبدیل کر دے گا۔

اِس نظریے کی تصدیق احادیث نبویہ سے بھی ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ کی خلافت کے متعلق لکھوا دُوں "ثُمَّ قُلْتُ یَاْبَی اللّٰہُ وَیَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ یَدْفَعُ اللّٰہُ وَیَاْبَی الْمُؤْمِنُوْنَ۔" (بخاری: کتاب الاحکام۔ باب الاستخلاف) فرمایا، پھر میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اللہ تعالےٰ ابوبکرؓ کے سوا کسی اور کو خلیفہ نہیں بنائے گا۔ اور مومن بھی سوائے ابوبکرؓ کے اور کسی کو خلیفہ بنانے نہیں دیں گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ خلیفہ خُدا ہی بناتا ہے۔

مومنوں کے مشورہ میں دراصل تقدیر الٰہی کام کر رہی ہوتی ہے۔

اِسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "اِنَّ اللّٰہَ یُقَمِّصُكَ قَمِیْصًا فَاِنْ اَرَادَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰی خَلْعِہٖ فَلَا تَخْلَعْہُ۔" (مستدرک حاکم) یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص (خلعت خلافت) پہنائے گا۔ اگر منافق اِس منصب سے تجھے معزول کرنا چاہیں تو ہرگز اِس منصب سے دستبردار نہ ہونا۔ اِسی بناء پر جب منافقین نے آپؓ سے عزل خلافت کا مطالبہ کیا تو آپؓ نے فرمایا: "مَا كُنْتُ لِاَخْلَعَ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِیْہِ اللّٰہُ۔" (العقد الفرید جلد ٣ ص٨٣) یعنی جس خلعت سے خدا تعالیٰ نے خود مجھے سرفراز فرمایا ہے میں اُسے اُتار نہیں سکتا۔

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی معزول نہیں کر سکتا۔ اگر صرف لوگوں کی رائے سے ہی خلیفہ بن سکتا تو لوگوں کی رائے سے ہی اُس کو ہٹایا بھی جا سکتا۔ جس طرح کہ جمہوری نظام حکومت میں عدم اعتماد کا ووٹ پاس کیا جاتا ہے۔ لیکن مسلم عوام یا خواص کو کسی خلیفہ کے معزول کرنے کا اختیار نہ ہونا صریحًا اس بات کی دلیل ہے کہ انتخاب خلافت میں مومنوں کے مشورہ کے پس پردہ منشاء الٰہی کارفرما ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی نظریے کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اُس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آ جاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خُدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اُسے مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اِس میں یہی بھید تھا کہ آپؐ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ یہ خُدا ہی کا کام ہے۔" (الحکم ١٤ اپریل ١٩٠٨ء)

یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام فرمایا اور حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ منتخب ہوئے تو آپؓ نے، آمریت اور جمہوریت جیسے دور جدید کے باطل نظاموں سے متاثر ہو کر خلافت پر اعتراض کرنے والوں کو یہی جواب دیا کہ:-

"خلافت کا نشان قرآنی آیت ولیمکنن لھم میں دیا گیا ہے۔ خُدا جس کو خلیفہ بناتا ہے۔ اس کی مخالفت میں کون کھڑا ہو سکتا ہے؟ خدا نے آدمؑ کو خلیفہ بنایا۔ داؤد کو خلیفہ بنایا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کو خلیفہ بنایا اور اب نورالدین کو خلیفہ بنایا کوئی مخالفت کر کے دیکھ لے کہ کیا نتیجہ ہوتا ہے۔" (بدر جلد ١١ شمارہ ٢٢)

اِسی طرح آپؓ نے فرمایا:-

"اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو۔ پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے ...... اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا (چادر) کو مجھ سے چھین لے۔" (اخبار بدر ٤ جولائی ١٩١٢ء)

نیز فرمایا:-

"جس طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحبؑ کے بعد خلیفہ کیا۔" (اخبار بدر ١١ جولائی ١٩١٢ء)

اپنی مرض الموت میں اور وفات سے صرف بیس روز پیشتر فرمایا:-

"خلیفہ اللہ ہی بناتا ہے، میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔" (مرزا اخبار پیغام صلح لاہور ٢٤ فروری ١٩١٤ء)

قارئین کرام! غور طلب بات ہے کہ اگر خلافت کا قیام صرف بنی نوع انسان کے اختیار میں ہوتا تو پھر ترکی کے شاہ عبدالحمید ثانی کے ساتھ ہی رسمی خلافت کا نام بھی مٹ گیا تو کیوں نہ مسلمانوں نے دوبارہ نظام خلافت قائم کر لیا؟ خصوصًا جبکہ ١٩١٩ء میں خلافت تحریک بھی جاری ہوئی! اور علامہ اقبال نے بھی بحسرت کہا کہ تا خلافت کی بناء دُنیا میں ہو پھر استوار لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر پھر چند سالوں قبل شاہ فیصل ... درپردہ بڑی کوشش کی کہ اُن کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کر لیا جائے۔ باوجود اس کے کہ وہ حرمین شریفین کے پاسبان تھے لیکن خدا نے ان کی مساعی کو ناکام کر دیا اور وہ ... قتل ہوئے۔ پاکستان کے موجودہ فوجی آمر کی بھی دلی تمنا یہی ہے کہ کسی طرح اُن کو دنیائے اسلام امیر المومنین مان لے لیکن ان کے ناپاک عزائم کا سر ... نہ ہو ... بنی ... اور ... کی جانے والی تمام کوششوں کی ناکامی

٭ خدا ثبوت ہے اس امر کا کہ خلیفہ خدا ہی بنایا کرتا ہے اور بفضلہ تعالےٰ وہ خلافت حقہ اسلامیہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں قائم ہے۔ فالحمد للہ علیٰ [illegible]

خلفائے راشدینؓ کے عہدِ باسعادت میں شوکتِ اسلام!

از مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دورِ نبوت تیئیس (۲۳) سال رہا جس کی برکات قیامت تک جاری و ساری رہیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا دور اس کے بعد نورِ مصطفوی ﷺ کو اکنافِ عالم میں پھیلانے کا باعث بنا۔ یہ مجموعی عرصہ اپنی برکات و فیوض کے لحاظ سے خیر القرون کے لقب کا لفظاً و معناً مظہر بنا۔ اس کی نظیر انسانی کسی دور میں نہیں مل سکتی ——

وہ لوگ جو اپنی شقاوتِ ازلی کی نابینائی کے باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بغض و عناد کی بنا پر ینظرون الیک وھم لا یبصرون کا مصداق ہیں۔ جبکہ وہ وجود اپنے کمالات اور اوصاف میں سب سے فائق قرار پایا؛ اُن کی آنکھیں اس نورِ عالمتاب کے مشاہدہ کی تاب نہ لا سکنے کے باعث خیرہ ہو گئیں۔ اور بقول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اس قماش کے لوگوں نے بھی دورِ خلفائے راشدینؓ کے کارناموں کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے —— حالانکہ خلفاءِ کرام تو فیضانِ محمدی سے ہی اس مقام کو پہنچے تھے۔ وہ کیسا آنکھ ہے اور کیا سمجھ ہے جو پھلوں کی عظمت و حلاوت کی تو قائل ہو مگر درخت کے اوصاف و برکات کی منکر ہو ——!

ہاں اس خوبی کے اصل حقدار واقعی وہ صحابہؓ تھے جنہوں نے اسلام کے درختِ وجود کی شاخیں اور برگ و بار بن کر اپنے وجودوں کو آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کے طور پر دنیا میں ظاہر کیا۔ یہ صحابہؓ وہ ارکانِ دین تھے کہ جن کی اتباع روحانی مدارج کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے فرض کی تھی۔ صحابہؓ نے اپنے کاروبار کو ترک کر کے ہر قسم کی مسکینی اور غربت کو اختیار کر کے اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر اپنے عزیز و اقارب کی صحبت و محبت کو چھوڑ کر اپنے وطنوں کو خیرباد کہہ کر اپنے جذبات و احساسات کو قربان کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و محبت کو اختیار کر لیا تھا اور بعض نے قریباً ایک چوتھائی صدی آپ کی غلامی و شاگردی اختیار کر کے سبقاً سبقاً اسلام کو پڑھا اور اس پر عمل کر کے اس کا عملی نمونہ مضبوط کیا تھا۔ وہ کسی دنیاوی حکومت کے بادشاہ اور ارکان نہ تھے۔ وہ سب سے آخری دین اور خاتم النبیین کی لائی ہوئی شریعت کے معلم تھے۔ ان پر فرض کیا گیا تھا کہ اپنے قول سے اپنے تحریر سے اپنی حرکات سے اپنی سکنات سے اسلام کی ترجمانی کریں اُسکی تعلیم لوگوں کے دلوں پر نقش کریں اور ان کے جوارح پر اس کو جاری کریں۔ وہ استبداد کے حامی نہ تھے بلکہ شریعتِ غرا کے حامی تھے۔ وہ دنیا سے متنفر تھے اگر ان کا بس چلتا تو دنیا کو ترک کر کے گوشۂ تنہائی میں جا بیٹھتے اور ذکرِ الٰہی سے اپنے دلوں کو راحت پہنچاتے۔ مگر وہ اس ذمہ داری سے مجبور تھے جس کا بوجھ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھوں پر رکھا تھا۔ پس وہ جو کچھ کرتے تھے اپنی خواہش سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کے رسول کی ہدایت کے مطابق کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلفائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے مقام و مرتبہ کے مطابق سریر آرائے مسندِ خلافت ہوئے۔ حضورؐ کے وصال کے بعد مسلمانوں پر ایک قیامت برپا ہو گئی۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے پہلے مظہر تھے اس موقعہ پر اُمت کے شیرازے کو منتشر ہونے سے بچایا۔ یقیناً یہ منظر یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ کی صداقت کو آشکار کرنے والا تھا۔ خلافت پر متمکن ہونے کے معاً بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کبار صحابہؓ کی مرضی کے خلاف حضرت اُسامہ بن زیدؓ کو لشکر سمیت موتہ کی طرف روانہ فرمایا جو چالیس دن بعد اس مہم کو سر کر کے فاتحانہ شان سے مدینہ واپس ہوئے۔

اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ جھوٹے مدعیان کے فتنے کی طرف متوجہ ہوئے اور اس فتنہ کی ایسی سرکوبی کی کہ اس فتنہ کا نام و نشان مٹ گیا۔ بعد ازاں یہی حال مرتدین کا ہوا جو لوگ زکوٰۃ کے منکر تھے اُن کی تعداد کافی تھی چنانچہ کبار صحابہؓ بھی ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنے کا مشورہ دے رہے تھے لیکن حضرت ابوبکرؓ نے نہایت جرأت اور توکل علی اللہ کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا۔ بفضلہ تعالیٰ اس میدان میں بھی آپؓ کو فتح و نصرت حاصل ہوئی اور تمام بگڑے ہوئے لوگ راہِ حق کی طرف لوٹ آئے۔ حقیقت یہی ہے کہ اگر اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے اور برگزیدہ رسول نہ ہوتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق نہ ہوتے تو یہ اندرونی اور بیرونی فتنے مسلمانوں کو مٹا دینے کے لئے کافی تھے۔ لیکن خلافتِ راشدہ کی برکت سے مسلمان گویا آگ کے شعلوں اور موت کے منہ سے بسلامت نکل آئے ——

ابھی اندرونی خلفشار ختم ہی ہوئی تھی کہ عراق میں ایرانی حکومت کے ساتھ جنگ شروع ہو گئی۔ ایرانی حکومت اُن دنوں بڑی ترقی یافتہ تھی جو کافی ساز و سامان اور تربیت یافتہ فوج سے لیس تھی۔ مسلمان ان کے مقابلہ میں ایسے ہی تھے جیسے باز کے مقابلہ میں چڑیا کی حیثیت ہوتی ہے۔ لیکن جوں ہی عراق میں معرکے شروع ہوئے یکے بعد دیگرے ایرانیوں کو خطرناک طور پر شکست ہوئی اور اُن کو پسپا ہونا پڑا۔ ابھی مسلمان اس طرف سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ شام اور مصر میں رومیوں سے جنگ چھڑ گئی اور دمشق۔ اُردن حمص اور فلسطین میں سب طرف فوجوں کو بھیجنا پڑا اور سب طرف جنگ کے شعلے بلند ہونے شروع ہو گئے۔ ایسے نازک حالات میں حضرت ابوبکرؓ بیمار ہوئے اور پھر آپؓ کی وفات ہو گئی ——

پھر اللہ تعالیٰ کی نصرت نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر مسندِ خلافت پر بٹھا دیا۔ آپؓ کے عرصۂ خلافت میں بھی سب طرف جنگ کا میدان گرم تھا ان جنگوں میں بعض اوقات مسلمانوں میں سے ایک ایک آدمی نے اپنے مخالفوں میں سے ایک ایک ہزار کا مقابلہ کیا اور مخالفوں کی لاکھوں کی تعداد میں آنیوالی فوج کو چند ہزار مسلمانوں نے روند ڈالا۔ وہ ہر میدان سے کامیاب و کامران لوٹے اور ایران اور روم جیسی عظیم الشان سلطنتوں کے پرخچے اُڑا دیئے اور مصر اور شام اور برِصغیر کی سرحد سے لے کر شمالی افریقہ تک اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔

حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے جو تمکنتِ دین ہوئی وہ بھی بے حد شاندار اور تاریخ ساز تھی بلکہ عہدِ فاروقی کا یہ ایک امتیاز ہے کہ دینِ اسلام اپنی پوری جزئیات کے ساتھ مسلمانوں کا دستور جماعت بن گیا۔ اسلامی عدل کا تقرر اور مکمل [illegible] حضرت عمرؓ کے بعد ذوالنورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا۔

اس دور میں جہاں مسلمانوں کو دنیاوی اور ظاہری فتوحات حاصل ہوئیں اور خراسان، افغانستان اور سندھ تک اور دوسری طرف شمالی افریقہ کے علاقے طرابلس، تونس اور مراکش اور الجزائر وغیرہ فتح ہوئے حتّی کہ مسلمان یورپ کی سرحدوں تک پہنچ گئے۔ وہاں دینی اور روحانی استحکام کو بھی فروغ حاصل ہوا۔ بالخصوص آپؓ کے دورِ خلافت کو یہ سعادتِ عظمیٰ حاصل ہے کہ آپؓ نے قرآن پاک کے نسخے تیار کرا کے تمام بلاد و امصار میں پھیلا دیئے۔ نیز آپؓ نے اسلامی نظام میں شوریٰ کے نظام کو زیادہ تر رائج فرمایا۔ گورنروں کی باقاعدہ مجلسِ مشاورت ہوتی اور رعایا کے حالات کے بارے میں باہمی مشورہ سے فیصلے ہوا کرتے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اپنے قولی اور فعلی شہادت سے مسلمانوں کو اس حقیقت سے روشناس کرایا کہ خلیفہ برحق کو دنیا کی کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سریر آرائے خلافت ہوئے۔ آپؓ کا عرصۂ خلافت زیادہ تر اندرونی خلفشار کے انسداد میں گزرا۔ کئی طرح کے فتنے آپؓ کے عہد میں اُٹھے لیکن نہایت استقلال کے ساتھ آپؓ نے ان کا مقابلہ کیا۔

غرضیکہ تاریخ کے اوراق اس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ خلافتِ راشدہ کے عہدِ باسعادت میں جو اگرچہ صرف تیس سالوں پر مشتمل تھا لیکن اسلام کو جو ظاہری و باطنی شان و شوکت حاصل ہوئی وہ آیتِ استخلاف میں بیان کی گئی برکات کی عملی تصویر ہے۔ مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ تنبیہ بھی فرمائی تھی کہ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ خلافت درحقیقت خدا تعالیٰ کی نمائندگی میں خدا تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرنے والی ہوتی ہے جو اس کا انکار کرتا ہے وہ درحقیقت خدا تعالیٰ سے عہدِ مودت توڑتا ہے۔ چنانچہ آج جو مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت ہے وہ اسی بدعہدی کا نتیجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو اس حقیقت کا دلی ادراک کرنے اور اس موعود خلافت کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل پھر سے جماعت احمدیہ میں جاری فرمائی ہے۔

جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام!

از مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قرآن مجید میں خلافت کا ذکر

قرآن مجید کی سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝
(آیت ۵۶)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اُمتِ محمدیہ کے لوگو! اللہ تعالیٰ تم میں سے کامل ایمان رکھنے والوں اور اعلیٰ اعمال بجالانے والوں کے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اُنہیں اُسی طرح دُنیا میں خلیفہ مقرر کرے گا جس طرح اُس نے تم سے پہلے نبیوں کی قوموں میں خلفاء مقرر کیے تھے اور اللہ تعالیٰ ان خلفاء کے ذریعہ اس دین کو جو اُس نے ان کے لئے پسند کیا ہے دُنیا میں مضبوطی اور مستحکم کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا۔ یہ خلفاء خالص میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اس انتظام کے ہوتے ہوئے جو شخص انکار اور ناشکری کا رستہ اختیار کرے گا وہ خُدا کے نزدیک بدعہد سمجھا جائے گا۔

اس آیت میں عمومیت ہے کہ اُمتِ محمدیہ میں خدا تعالیٰ اسی طرح خلیفے بنائے گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بناتا رہا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے خلیفہ بنانے کے دو ہی طریق تھے۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی خلافت کا اظہار اپنی وحی کے ذریعہ فرمائے جیسے فرمایا:۔

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ۔ کہ اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا۔ نیز فرمایا:۔

اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً

کہ مَیں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ یہ حضرت آدم کی طرف اشارہ ہے اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں بزرگ جن کا یہاں یعنی حضرت آدمؑ اور حضرت داؤدؑ مقام نبوت پر فائز تھے۔

علامہ رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ اس آیت کی ترکیب کے لحاظ سے یہ معنی ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ایسے خلیفے بنائے گا جیسے اُس نے پہلے ہارونؑ۔ یوشعؑ۔ داؤدؑ اور سلیمان علیہم السلام کو خلیفہ بنایا۔
(تفسیر کبیر علامہ رازی جلد ۶ صفحہ ۳۰۲)

مندرجہ بالا تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ جس وجود کی خلافت کا اظہار اللہ تعالیٰ اپنی وحیٔ خاص سے فرمائے وہ نبی اللہ ہوتا ہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی اس آیت میں جو اُمتِ محمدیہ میں خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا ہے اس وعدہ کے مطابق جب کسی شخص کے متعلق اللہ تعالیٰ اپنے الہام اور وحی سے فرمائے گا کہ اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ تو ایسی وحی کا مصداق ایسا خلیفہ ہوگا جو حضرت آدمؑ اور حضرت داؤدؑ کی طرح نبی اللہ ہوگا اور یہ خلافت گویا خلافۃ اللہ ہوگی۔

خلیفہ بنانے کا دوسرا طریق جو كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کے ارشاد باری تعالیٰ کے ما تحت جاری تھا، یہ ہے کہ جب کسی خلیفۃ اللہ کی وفات ہو جاتی تو اس کے بعد اس کی جماعت کے قلوب میں اللہ تعالیٰ یہ ڈال دیتا کہ تم میں سے زیادہ صاحبِ تقویٰ اور نورِ نبوت سے زیادہ فیض یافتہ فلاں وجود ہے تب اس خلیفۃ اللہ یعنی نبی کی جماعت اس متقی اور پاک وجود کو خلیفۃ الرسول تسلیم کرکے اس کے ہاتھ پر جمع ہو جاتی۔ چنانچہ یہ طریق حضرت مسیح علیہ السلام کی اُمت میں بھی جاری رہا۔ ایسے وجود کے لئے ضروری نہیں کہ خدا تعالیٰ اسے وحی والہام سے مطلع فرمادے کہ مَیں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ ہاں اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت کر دیتا ہے کہ یہ شخص منصبِ خلافت کے لائق ہے۔

اسی سُنتِ الٰہی کے مطابق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ سے فیض یافتہ جماعت نے حضور صلعم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو خلیفۃ الرسول تسلیم کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اور یہ اصحاب خلیفۃ الرسول تھے۔

پس خلیفۃ اللہ اور خلیفۃ الرسول میں جو مابہ الامتیاز ہے اس کو سمجھ لینا ضروری ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اپنی وحی اور الہام کے ذریعہ کسی فرد کو خلافت کے لئے نامزد کردے تو اس کو خلیفۃ اللہ کہیں گے۔ جسے دوسرے الفاظ میں نبی اللہ سے بھی موسوم کیا جاتا ہے اور اگر خدا تعالیٰ خود اپنی وحی اور الہام کے ذریعہ کسی کو خلافت کے لئے نامزد نہ کرے مگر نبی کی جماعت اپنے میں سے کسی کو خلافت کے لئے منتخب کرے تو خلیفۃ الرسول کہلائے گا۔

> **خلافتِ احمدیہ دائمی ہے**
>
> حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
>
> "تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔" (الوصیت)

سورۂ نور کی مذکورہ آیت سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں خلافت کا انعام پانے والے بعض خلیفۃ اللہ ہوں گے یعنی نبی کا درجہ پانے والے ہوں گے اور دوسرے یہ کہ پھر ان کے بعد خلیفۃ الرسول بھی ہوں گے۔ اور یہی وہ خلافت ہے جسے خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ کہا جاتا ہے۔ نیز سورۂ نور کی اس آیت سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اُمتِ مسلمہ کے جملہ خلفاء' وہ خلیفۃ اللہ ہوں یا خلیفۃ الرسول ہوں' اسی اُمتِ محمدیہ ہی کے افراد ہوں گے باہر کسی اور اُمت سے یا آسمان سے اُترنے والا کوئی غیر اُمتی وجود اُمتِ محمدیہ میں منصبِ خلافت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا۔

خلافت علیٰ منہاج نبوت کے بارہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحت

اس امر کی مزید وضاحت کہ اُمتِ محمدیہ میں خلیفۃ اللہ بھی ہوں گے اور خلیفۃ الرسول بھی، سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل حدیث سے ہوتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔"
(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الرقاق باب الانذار والتحذیر)

اس حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہے کہ اے مسلمانو! تم میں یہ نبوت کا دور اس وقت تک قائم رہے گا جب تک خُدا چاہے گا کہ وہ قائم رہے پھر یہ دور ختم ہو جائے گا اس کے بعد خلافت کا دور آئے گا جو نبوت کے طریق پر قائم ہوگی اور پھر کچھ وقت کے بعد یہ خلافت اُٹھ جائیگی، اس کے بعد کاٹنے والی یعنی ظلم کرنے والی بادشاہت کا دور آئے گا پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ دور بھی ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد جبری حکومت کا دور آئے گا (جو اگرچہ ظلم کے طریق سے تو اجتناب کرے گا، مگر جمہوریت کے اصول کے منافی ہوگا) پھر اس رنگ کی حکومت بھی اُٹھ جائے گی۔ اس کے بعد دوبارہ خلافت کا دور آئے گا جو ابتدائی دور کی طرح نبوت کے طریق پر قائم ہوگی۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔

یہ نہایت ہی لطیف حدیث ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں پر آنے والے مختلف ادوار کا ذکر کرکے بتایا ہے کہ پہلے نبوت کا دور ہے جو گویا اس سارے نظام کا مرکزی نقطہ ہے اس کے بعد خلافت کا دور آئے گا لیکن خلافت سے مراد عام خلافت نہیں جس میں بسا اوقات ہر حکمرانوں کو بھی خلیفہ کا نام دے دیا جاتا ہے بلکہ خلافت علیٰ منہاجِ نبوت مراد ہے یعنی وہ خلافت جو نبی کے بعد اس کے کام کی تکمیل کے لئے خدا کی طرف سے قائم ہوتی ہے یہ خلافت گویا نبوت کا تتمہ ہوتی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی خلافت قائم ہوئی۔ پھر ملک عاضاً کا دور بیان فرمایا جو گویا ظلم ڈھانے والا دور تھا۔ یہ وہ دور تھا جس میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ حضرت امام حسینؓ اور خاندان نبوت کے دیگر کئی افراد ظلم کا شکار ہوئے۔ اسی میں حجاج بن یوسف کا دور آتا ہے جس نے

مسلمانوں کو تہ تیغ کر دیا اس کے بعد مُلکاً جبریّہ کا دور بیان کیا گیا۔ یعنی ایسی بادشاہت جس میں سابق دور کی طرح ظلم و ستم کا رنگ تو نہ ہوگا لیکن وہ بھی اسلامی جمہوری نظام پر قائم نہ ہوگی۔ یہ جبری دور بھی اسلام میں صدیوں تک چلا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت کا دور قائم ہو جائے گا یعنی اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام میں سے ہی کسی کو خلیفۃ اللہ یعنی نبی اللہ کے مقام پر فائز کرے گا۔ وہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کا نتیجہ ہوگی۔ اور اس خلیفۃ اللہ کی وفات کے بعد صحیح خلافت اسلامی شروع ہوگی یہ حدیث بڑی وضاحت سے یہ اعلان کر رہی ہے کہ جس طرح آغازِ اسلام خلافت علیٰ منہاج نبوت سے ہوا اسی طرح آخری زمانہ میں دوبارہ اسی رنگ کی خلافت قائم ہوگی۔ یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ایک نبی مبعوث ہوگا اور اس کے ذریعہ دوبارہ خلافت کا دور دورہ شروع ہو جائے گا اور راوی کا بیان ہے ثُمَّ سَكَتَ یعنی یہ بیان فرمانے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اس خاموشی میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس دوسری خلافت کے ساتھ اسلام کی تاریخ کا پہلا دور ختم ہو کر ایک نیا دور جاری ہوگا اور یہ دورِ خلافت قیامت تک رہے گا یہ نیا دور وہی ہے جو اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں جہاں یہ حدیث نقل کی گئی ہے وہاں اس کے بین السطور یہ الفاظ لکھے ہیں "الظاهر ان المراد به زمن عيسى والمهدى" یعنی یہ بات ظاہر ہے کہ خلافت کے اس دوسرے دور سے مسیح اور مہدی کا زمانہ مراد ہے۔ گویا شارحین کے نزدیک بھی منہاج نبوت پر خلافت کا دوبارہ قیام اُمّت محمدیہ کے موعود مسیح و امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا۔

یہ تو علماء کی غلطی ہے کہ وہ عیسائی پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر حضرت مسیح علیہ السلام کو جو اسرائیلی نبی تھے آسمان پر چڑھا یا اور اب تک اس بے سود انتظار میں مبتلا ہیں کہ حضرت مسیح آسمان سے نازل ہو کر اُمّت محمدیہ [illegible] کریں گے جبکہ آیت استخلاف اور احادیث [illegible] میں یہ وضاحت موجود ہے کہ آنے والا مسیح موعود اور امام مہدی اُمّت محمدیہ میں سے آئے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نبی اللہ کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ (مسلم شریف)

آج کے علماء نبوت کے بند ہونے کے بارہ میں کتنا ہی شور مچالیں لیکن وہ قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے دوبارہ قیام کا انکار نہیں کر سکتے۔!

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی بحیثیت خلیفۃ اللہ اس زمانہ میں آمد اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام

اس تاریک زمانہ میں جبکہ مسلمان نہایت ہی شدت کے ساتھ امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا انتظار کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور امام مہدی بنا کر سرزمین ہند میں مبعوث فرمایا۔ اور بذریعہ الہام آپ کو خلیفۃ اللہ قرار دیا۔ اور فرمایا:-

اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ (تذکرہ)

کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں کسی کو اپنا خلیفہ بناؤں تو میں نے اس زمانہ کے آدم (مسیح موعود) کو پیدا کیا۔ اس خلیفۃ اللہ کو قرآن مجید کی سورۃ الصّف میں احمد رسول کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ اور وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ کے مطابق آپ کو شاہد بھی کہا گیا ہے۔ قرآن مجید کی اصطلاح کے مطابق آپ خلیفۃ اللہ نبی اللہ ہو گئے اور آپ کی وفات کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا سلسلہ شروع ہونا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں یہ وضاحت فرمادی ہے کہ الہامات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام نبی رکھا ہے۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں آپ نبی ہیں اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ خلافت جاری ہوا اسی طرح آپ کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوگا۔ چنانچہ آپ نے رسالہ الوصیت میں اس امر کی وضاحت فرمادی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ ایک قدرت انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ ظاہر فرماتا ہے اور دوسری قدرت انبیاء علیہم السلام کی وفات کے بعد خلفاء کے ذریعہ ظاہر فرماتا ہے۔ جیسا کہ انہی دو قدرتوں کا مختلف رنگ میں ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔" (الوصیت)

چنانچہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ میں قدرت ثانیہ کا دور شروع ہوا۔ ۲۷ مئی کو حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو پہلا خلیفہ منتخب کیا گیا۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کا دورِ خلافت قریباً ۵۱ سال تک جاری رہا ۱۹۶۵ء میں آپ کی وفات پر تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب منتخب ہوئے۔ ۱۹۸۲ء میں خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کے طور پر مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ وَمَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَيَاتِهٖ۔

خلافت احمدیہ کا [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ثابت ہے کہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا یہ دوسرا دور جسے قدرت ثانیہ کا نام دیا ہے، فرمایا ہے قیامت تک ممتد رہے گا۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"

اب اسی خلافت کے ذریعے غیر مذاہب پر حجت تمام ہوگی اور اسلام کو عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا۔

یوم خلافت

زمانے کو طلب تھی رہنما کی
مسیحا کی، امام مجتبیٰ کی
دلِ پُر درد کی، صدق و صفا کی
جری اللہ، بروزِ انبیاء کی

محبّت کیش کی، مہر و وفا کی
سراپا عشق کی، نور و ہدیٰ کی
فدائے حضرت خیر الوریٰ کی
حسین ظلِّ محمدؐ مصطفیٰ کی

عجب تھا حالِ دلِ اہلِ صفا کا
عجب تھی کیفیت اہلِ وفا کی
ہر اک مذہب کے پیرو منتظر تھے
ہر اک ملت کو رغبت تھی لقا کی

مرض روحانیت کے بڑھ رہے تھے
ضرورت تھی مسیحی دستِ شفا کی
خوشا! وہ آ گئے مہدی بصد شان
جنہیں تائید حاصل ہے خدا کی

مگر عادت ہے لوگوں کو پرانی
تنافر کی، تکبّر کی، اِبا کی
وہی لاتے ہیں ایماں ہر نبی پر
طلب ہو جن کو مولا کی رضا کی

وہ منہاجِ نبوت پر خلافت
ہوئی قائم شہِ ہر دو سرا کی
سی سے عزت و تعظیم و تکریم
ہوئی سب انبیاء کی اولیاء کی

صداقت کامراں ہوگی یقیناً
یہ سنت ہے خدائے رب الوریٰ کی
اسیران رہ مولیٰ پہ رحمت!
انہیں مولیٰ نے آزادی عطا کی

سلامت ہوں امام وقت یا رب!
نگہبانی رہے رب السماء کی

ملتجی دعا: عبد الرحیم راٹھور

وہ جو خلافت کی نعمت سے محروم ہیں...!

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

عرب اوّل

عرب میں ایک زمانہ وہ تھا جب عرب وہ تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ تہذیب و تمدن کی عمارت مسمار ہو چکی تھی۔ انسانیت سسک رہی تھی۔ جس سمت نظر ڈالو، تاریخ کی شہادت موجود ہے کہ اتنی بھیانک تباہی اس دھرتی پر کسی نے نہیں دیکھی ــــ پھر اس کے بعد وہ بھی زمانہ آیا جبکہ اس کی کایا پلٹ گئی۔ عرب کی اسی تاریک سرزمین پر آفتاب رسالت طلوع ہوا جس نے اس کی تاریکیوں کے جگر کو پھاڑ کر اپنی ضیا پاشی کرنوں سے اس کے چپہ چپہ کو اس طرح منور کر دیا کہ اس سے پہلے اس دھرتی پر ایسا نور کسی نے نہیں دیکھا تھا ــــ آفتاب رسالت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ فیضان الٰہی کا وہ چشمہ پھوٹا کہ صدیوں کی پیاسی دھرتی لہلہا اٹھی۔ تہذیب و تمدن کی مسمار عمارت پہلے سے کہیں زیادہ مستحکم بنیادوں پر تعمیر ہوئی۔ سسکتی انسانیت نے اپنے اندر زندگی کا ایک ایسا احساس پایا کہ جب تک یہ دنیا قائم رہے گی ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتی رہے گی۔

قرونِ اولیٰ میں خلافتِ راشدہ کا قیام

عرب کے اس عظیم الشان تغیر اور پاکیزہ روحانی انقلاب کے بعد کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے ازلی قانون کے تحت جب سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فانی دنیا کو الوداع کہا تو ایک بار مسلمانوں کے گھروں میں ماتم کی صف بچھ گئی اور ایسا کیوں نہ ہوتا؟ اُن کا محبوب آقا جو تہذیب و تمدن کا معمار اور انسانیت کا علمبردار تھا، ان سے جدا ہو گیا تھا۔ ایک ایسا نازک موقعہ تھا کہ بعض کمزور ایمان والوں کے ہاتھوں سے ایمان کا دامن چھوٹا جاتا تھا۔ مگر خدائے رحمان و رحیم نے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہوئی کی جماعت میں نہیں چھوڑا اور اپنے وعدہ کے مطابق قدرت ثانیہ کا ظہور فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کی بنیاد رکھ دی۔ آپؓ کے بعد حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم منصب خلافت پر متمکن ہوئے۔

خلافتِ راشدہ کے اس تیس سالہ مبارک دور خلافت میں اسلام کی شان و شوکت عرب کے علاوہ دنیا کے طول و عرض میں قائم ہوئی۔ جہاں مشرق میں افغانستان اور چین کی سرحدوں تک اسلامی پرچم بلند ہوا وہاں مغرب میں طرابلس اور شمالی افریقہ کے کناروں تک اسلامی جھنڈا لہرایا گیا۔ پھر شمال میں بحر قزوین تک اور جنوب میں حبشہ تک چین اسلام کی معطر ہواؤں نے قبضہ کر لیا۔ آج بھی دنیا محو حیرت ہے کہ کس قدر جلد اسلام دنیا پر چھا گیا۔!! اسلام کی ترقی و عروج کا یہ وہ زمانہ تھا کہ کسی مخالف کو اس کے رو برو کھڑا ہونے کی ہمت نہ تھی۔ کیا بلحاظ ایمان و عمل، کیا بلحاظ شجاعت و دلیری اور کیا بلحاظ علم و ہنر مسلمانوں کا کوئی ہم پلہ نہ تھا۔ وہ ایمان و عمل کے مجسمے تھے۔ شجاعت و دلیری کے پیکر تھے اور علم و ہنر کے استاد و مجتہد ــــ یہ تمام نعمتیں جو انہیں دیگر اقوام سے امتیاز اور فرقان عطا کرتی تھیں، خلافتِ راشدہ کی برکات ہی کا ثمرہ تھیں۔

نعمتِ خلافت سے محرومی اور اس کا انجام

لیکن خدائے علیم و حکیم کے اس واضح ارشاد "لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ" کی موجودگی میں مسلمانوں نے خلافت جیسی عظیم نعمت کی قدر نہیں کی۔ دراصل ہوا وہی جس کے بعد جس گھر کی دہلیز میں داخل ہو جائیں، پھر اس کا کچھ باقی نہیں چھوڑتے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ ان بتوں نے جب مسلمانوں کے گھروں میں اپنا ڈیرا ڈالا تو ان کے گھروں سے خلافت کا بیش بہا خزانہ لٹ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ترقی و عروج کی راہوں کو طے کرنے والے یہ مسلمان تنزل اور پستی کی طرف اس طرح مُڑے کہ تاریخ کے یہ اوراق آج بھی پڑھنے والے کے جگر کا خون خون کر دیتے ہیں ــــ کہاں تو خلافت راشدہ کی برکت کے نتیجہ میں اسلام کی شان و شوکت اور مسلمانوں کے رعب و دبدبہ کا یہ عالم تھا کہ قیصر و کسریٰ کی بڑی بڑی حکومتیں ان کے نام سے لرزتی تھیں اور کہاں اس نعمت کی محرومی سے ان کی لرزہ خیز داستان! کہ ایک اکیلا اسرائیل عرب کی تمام سلطنتوں کے لئے ایک ناقابل تسخیر چیلنج بنا ہوا ہے ــــ!! کیا تھا اور کیا ہو گیا؟ کہاں تھے اور کہاں چلے گئے؟ کاش! یہ مسلمان خلافت کی قدر کرتے! کاش!! یہ خلافت کی نعمت سے محروم نہ ہوئے ہوتے!! لیکن تقدیر کے نوشتے بہرحال پورے ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ قومیں برباد ہوتی چلی گئیں جنہوں نے نظام خلافت کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی کوشش کی اور خیال کیا کہ ہم نے خلیفے بنائے ہیں۔ مسلمانوں سے بھی یہ نعمت اسی لئے چھین لی گئی کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد مسلمانوں میں اندرونی خلفشار اور انتشار کی بنیاد اسی بے بنیاد بات پر تھی کہ ایک طرف بنی اُمیہ نے دعویٰ کیا کہ عرب کی اصل طاقت ہم ہیں لہٰذا خلافت ہمارا حق ہے تو دوسری طرف بنو ہاشم خلافت کے طالب نظر آتے ہیں۔

اگر ایک طرف بنو مطلب دعویدار تھے کہ خلافت کے اصل حقدار ہم ہیں تو دوسری طرف انصار کی طرف سے یہ آواز اٹھ رہی تھی کہ ہم نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی تھی لہٰذا خلافت کے اوّل حقدار ہم ہیں۔ جب یہ کیفیت پیدا ہوئی اور یہ خیال کیا گیا کہ گویا خلیفہ بنانا ان کا کام ہے تو پھر خدا نے بھی انہیں چھوڑ دیا اور کہا کہ اچھا! اگر تم خلیفہ بنا سکتے ہو تو اب تم ہی بناؤ۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خلیفہ کی یہ ناؤ چل نہ سکی اور اُمت محمدیہ بیچ بھنور میں بے سہارا چھوڑ دی گئی۔

حسرتوں کی صدائے بازگشت

حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد سے مختلف ادوار اور انواع و اقسام کے طوفانوں سے گزرتا ہوا اب اسلام چودہویں صدی میں داخل ہو رہا تھا۔ خلافت کی محرومی کے شدید احساس نے درد مند دل مسلمانوں کو تڑپا رکھا تھا اور اہلِ فکر و نظر کی یہ حسرتوں کی صدائے بازگشت نوکِ زبان و قلم سے نکل کر ان الفاظ میں فریاد کر رہی تھی کہ:

> تا خلافت کی بنا ہو پھر سے استوار
> لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
> (علامہ اقبال)

اور ایک حق شناس نے برملا کہا:

"سب سے بڑا ظلم جو مسلمانوں نے اپنی خود غرضی سے کیا وہ یہ تھا کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ ختم کر کے دم لیا اور اُمت مسلمہ کو بھیڑوں کی ریوڑ کی طرح جنگل میں ہانک دیا کہ جاؤ چرو چگو اپنا پیٹ پالو۔ صرف خلافت ہی ایک ایسا منصب تھا جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے ایک مرکز پر جمع رکھتا اور ایک نصب العین مقرر کر کے ان کی تنظیمی قوت کو محفوظ رکھتا ہے۔"

(اہلِ سنت والجماعت لاہور کا ارگن "جدوجہد" دسمبر ۱۹۶۰ء)

نیز لاہور ہی سے نکلنے والا اخبار

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

تنظیم اہلِ حدیث نے ۱۲ ستمبر ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں اپنی دلی حسرت کا ان الفاظ میں ذکر کیا:-

"اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک دفعہ پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہوگیا تو ہوسکتا ہے کہ ملتِ اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور روٹھا ہوا خدا پھر سے مَن جائے اور منجدھار میں گھری ہوئی ملتِ اسلامیہ کی یہ ناؤ شاید کسی طرح اس کے نرغہ سے نکل کر ساحلِ عافیت سے ہمکنار ہو جائے ورنہ قیامت میں ہم سب سے خدا پوچھے گا کہ دنیا میں تم نے سرائے اقتدار کے لئے راہ ہموار کی، کیا اسلام کے غلبہ کے لئے بھی کچھ کیا۔

رحمتِ باری کا نزول

ایسے یاس و حسرت کے زمانہ میں خدائے رحمان و رحیم نے اپنے وعدوں کے مطابق اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم کو بروزی نبوت کی خلعت عطا کی اور مسیح موعود و مہدیٔ معہود کے رنگ میں ظاہر فرمایا۔ یہ تھے ہمارے آقا سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام — اس جری اللہ نے بفضلہ تعالیٰ کشتیٔ اسلام کو بھنور سے نکال کر اسے ساحلِ عافیت سے ہمکنار کیا۔

چونکہ آپ ایک بشر تھے اور کسی بشر کو بھی دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا آپ نے اپنی زندگی کے آخری سالوں میں خدائے بزرگ و برتر سے وحی پاکر جہاں اپنی وفات کی غمگین خبر سے جماعت کو آگاہ فرمایا وہاں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق اپنے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:-

"..... اور وہ دوسری قدرت (یعنی خلافت۔ ناقل) نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو خدا تعالیٰ پھر اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"
(رسالہ الوصیت)

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا دن جماعت احمدیہ کے لئے انتہائی نازک اور کرب و بے چینی کا دن تھا کیونکہ اس دن کشتیٔ اسلام کا ناخدا اُن سے جدا ہو گیا تھا اور ہمیشہ کے لئے اس دارِ فانی کو الوداع کہہ گیا تھا مگر دوسرے ہی دن یعنی ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو خدا کے فضل نے جماعت کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیا اور خلافت کی نعمت سے مالامال کر کے اس کے شیرازہ کو منتشر ہونے سے بچا لیا۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی اور اُمتِ محمدیہ سے عظیم القدر وعدے "ثُمَّ تَكُونُ الْخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ" کا ایفاء خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کے ساتھ عمل میں آیا —— اور اب خدا کے فضل و کرم اور اسی کی عنایت سے خلافت احمدیہ پر ۷۸ سال پورے ہو رہے ہیں یہ مبارک دَور رُوحانی اعتبار سے اسلام کے لئے نہایت درجہ کامیابیوں اور کامرانیوں سے پُر ہے۔

وہ جو خلافت کی نعمت سے محروم ہیں ...!

غیر احمدی مسلمان بھائیوں کی نعمت خلافت سے محرومی کے انجام کی ایک جھلک آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ آئیے! اب آخر میں جماعت احمدیہ کے اس طبقے کا حال سناؤں، جسے یہ نعمت ملی لیکن اس نے قدر نہ کی اور دیدہ و دانستہ ٹھکرادی۔ ان کی داستانِ محرومی کے اجمال کی مختصر تفصیل یوں ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی منشاء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے ماتحت ایک ہاتھ پہ جمع ہوگئی۔ چنانچہ بارہ سو افرادِ جماعت نے جو موقعہ پر حاضر تھے الحاج حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پہ یکجان ہو کر بیعت کی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات بروز جمعہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو ہوئی۔ اس نازک موقعہ پر جبکہ ایک طرف احباب جماعت اپنے محبوب امام کی مفارقت پر افسردہ تھے اور ان کے قلوب مجروح تھے تو دوسری طرف جماعت کا ایک طبقہ جو ہمنوا ہو کر

زنجیروں میں جکڑا جا چکا تھا، جماعت کے شیرازہ کو منتشر کرنے اور اسے خلافت کی عظیم الشان نعمت سے محروم کرنے کے درپے ہو چکا تھا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمنواؤں نے یہ سازش تیار کی کہ آئندہ کسی خلیفہ کے انتخاب کی ضرورت ہی نہیں ہے اور یہ کہ انجمن ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلیفہ اور جانشین ہے۔ جبکہ ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر بالاتفاق خلافت علیٰ منہاج نبوت کے پہلے مظہر حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم کر کے بیعت کی تھی۔ دراصل بقول محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایسے حالات نظر آرہے تھے کہ مولوی محمد علی صاحب یا خواجہ کمال الدین صاحب کے خلیفہ بننے کا امکان باقی نہ رہا تھا اس لئے اختلاف کی خلیج وسیع ہوتی چلی گئی اور جماعت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی —— ایک حصہ خلافت کے دامن سے وابستہ ہونے والوں کا تھا جن کی خوش نصیبی پر آج بھی دشمن رشک کرتا ہے۔ دوسرا حصہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کا تھا جو خلافت کی اس نعمت سے محروم ہو کر احمدیت کے دائمی مرکز قادیان سے رخصت ہوگئے اور لاہور جا کر احمدیہ بلڈنگس کو اپنا مرکز بنا لیا اور مولوی محمد علی صاحب اس پانچ فیصد طبقے کے پہلے امیر بن گئے۔

اب سنیئے خلافت کی نعمت سے محروم اس طبقے نے کیا کھویا اور کیا پایا ——!!

○— سورۂ نور کی آیتِ استخلاف میں بیان کردہ برکات جن سے جماعت مبائعین متمتع ہو رہی ہے ان سب برکات سے یہ غیر مبائعین محروم ہو گئے۔

○— صالح مومنین کی جماعت میں خلافت قائم کرنے کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یہ غیر مبائعین صحبت صالحین کی برکات سے محروم کر دیئے گئے۔

○— اُن کے دین و ایمان کی عمارت میں اُسی دن دراڑیں پڑ گئیں جس دن تمکنتِ دین کے واحد ذریعہ خلافت کو خیرباد کہہ دیا۔

○— اور ان کا امن بھی اُسی دن تباہ ہوا جس دن دارالامان سے انہوں نے اپنا تعلق توڑا

○— مسیح پاک کے اس اہل بیت سے رشتہ منقطع کر لیا جن کے متعلق خدا نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ

وہ انہیں پاک کر دے گا جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔

اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے متعلق بشارت دی تھی کہ

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔"

○— پھر اُن شعائر اللہ کی برکتوں سے وہ محروم ہوئے جن میں سے ایک ایک کے تقدس اور عظمت کی خدا کے الہام نے گواہی دی ہے —— چنانچہ دارالمسیح کے متعلق خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا

"اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ"

اب ترسا کریں گے یہ غیر مبائعین دارالمسیح کیلئے! پھر کہاں ڈھونڈیں گے اس مسجد مبارک کو جس کے بارہ میں خدا کی شہادت یہ ہے کہ

"مُبَارِکٌ وَّ مُبَارَکٌ وَّ کُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٍ یُّجْعَلُ فِیْہِ"

یعنی یہ مسجد مبارک، برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امر مبارک اس میں کیا جائے گا۔

○— خلافت کی نعمت سے محروم یہ غیر مبائعین کس زمین کو اپنا بہشتی مقبرہ قرار دیں گے؟ جس کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے مجھے یہ فرمایا ہے کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔"

پس نعمتِ خلافت سے اعراض کے نتیجہ میں ہمارے جو بھائی نصیب غیر مبائعین بھائی اپنے ہادی و مرشد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل دعاوی سے ہاتھ دھو بیٹھے

(باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ ہو)

"اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔"
(کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ہیڈ ٹیلیکرس ۱۰ راجندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: GLOBEXPORT

افکارِ معاصرین

منقولات

"قادیانیوں کا کس طرح تعاقب کیا جائے"

تحریر ارشد مقصود ایڈووکیٹ

ایک صدی سے مسلمان قادیانی فتنے کو ختم کرنے کی متعدد کوششیں کی گئیں۔ ارضِ پاکستان میں خون بہا، بستیاں آباد ہوئیں، گھر جلے، نفرتوں کی اینٹ دیواریں وجود میں آئیں مگر یہ فتنہ جوں کا توں بلکہ پہلے سے زیادہ مہیب صورت میں موجود ہے۔ ایک غیر جانبدار مبصر ہونے کے ناطے میں نے بیرونی اس کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اور بعض حالات میں مجھے "گھر کا بھیدی" کی حیثیت حاصل ہے اور ایک قادیانی کی معرفت ان کے امام کے خطباتِ جمعہ کے کیسٹ سننے کا بھی موقع ملا ہے۔ اس لئے آج کی فرصت میں چند ایک تلخ حقائق پیش کرنا چاہوں گا۔ اور ساتھ ہی میرے نزدیک اس مسئلہ کا جو ممکن حل ہے وہ بھی پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

سب سے پہلے تو کھلے دل کے ساتھ ہمیں اس بات کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ قادیانی لوگ نہ صرف یہ کہ دین کا ٹھوس علم خود سیکھتے ہیں بلکہ اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی تنظیم کے تحت یہ علم سکھاتے ہیں۔ سخت محنت، جانی و مالی قربانی ان لوگوں کی عادتِ ثانیہ بن گئی ہے۔ اخلاقی معیار سے متأثر کرنا اور خدمتِ خلق کرنا ان کا شعار ہے ——— ان کی جماعت کا ہر ممبر اپنے عقائد کی خاموشی سے تبلیغ کرتا ہے جو ان کے اخلاقِ حسن کی وجہ سے دل میں گھر کر لیتی ہے۔ ان کا تبلیغی گراف دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ ان کی تحریک اب ڈھکی چھپی نہیں رہی۔ ہر گلی اور ہر محلے میں ایک دو گھر ان کے ضرور ایسے ہوں گے جو عام طور پر قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے اور سکھانے کے لئے مشہور ہیں۔ ان کے پابندی سے اجتماعات ہوتے ہیں۔ جہاں دین اور اپنے فرقے کی تعلیم کو اوّلیت دی جاتی ہے اور اپنے سادہ طرزِ زندگی اور متشرع شکل و صورت کی وجہ سے یہ ہر جگہ جلد مقبول ہو جاتے ہیں۔ بیرونِ ملک خاص طور پر افریقہ میں انہیں حیرت انگیز ترقی مل رہی ہے ——— یہ وہ تلخ اور ترش حقائق ہیں جن سے ہم اپنی آنکھیں بند کر کے ان کی نفی نہیں کر سکتے۔ ۱۹۸۳ء۔ ۱۹۸۴ء اور ۱۹۸۵ء میں اب تک جو کوششیں ہوئیں ان کا نتیجہ ایک ایسے "آرڈیننس" کی صورت میں نکلا۔ جس کو ان لوگوں نے دل سے تسلیم ہی نہیں کیا۔

مجھے معذرت کے ساتھ کہنے دیجئے کہ ہمارے علماء کرام نے اس فتنے کا سائنٹیفک طرز پر تعاقب کرنے کی بجائے گالی گلوچ، سب و شتم اور الزام تراشی قسم کے حربے استعمال کئے ہیں جن کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ قادیانی کلمہ طیبہ کا بیج لگانے یا لکھنے کے الزام میں جیل خانو میں ڈال دیئے گئے۔ بیسیوں کو زخمی کر دیا گیا۔ درجن کے قریب قادیانیوں کو قتل کر دیا گیا۔ یہ امر بجائے خود خدا کی پکڑ کا موجب بن سکتا ہے۔ کیونکہ وہ کلمہ طیبہ پڑھ کر خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگ کر مزید مضبوط اور مستحکم ہو رہے ہیں۔ اور اس پر مزید ستم یہ ہے کہ ان کے اکابرین انہیں یہ سبق دے رہے ہیں کہ یہ بالکل اسی قسم کی قربانیاں ہیں جو کفار کے مقابلے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو دینی پڑی تھیں اسی طرح اس ساری جدوجہد کا نتیجہ صفر کی شکل میں سامنے آ رہا ہے۔ وہ اس طرح کہ ابھی تک قادیانیوں کی طرف سے اس آرڈیننس کو دل سے قبول نہیں کیا گیا۔ یہ پہلے کی طرح بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر پُرسکون اور مطمئن ہیں گویا ان کو کچھ ہوا ہی نہیں۔ گو کہ ان کی عبادت گاہوں سے اذانوں کی آوازیں لاؤڈ سپیکر پر ہونا بند ہو گئی ہیں۔ لیکن ان کی مسجدیں پہلے سے زیادہ پُررونق ہو گئی ہیں۔ ان لوگوں کا کلمہ طیبہ سے پیار کا اظہار اتنا بڑھ گیا ہے کہ اب اگر کوئی مسلمان ان کے بیج پر ہاتھ اٹھائے بھی تو ایک انجانا سا خوف محسوس ہونے لگتا ہے۔ یہ پہلے سے کہیں زیادہ آزادی سے اپنے عقائد کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ اور سنا گیا ہے کہ لندن میں ایک جدید قسم کا پریس لگا کر دھڑا دھڑ اپنے مسلک کی کتب شائع کر رہے ہیں ———

یہ سب حقائق اشتعال انگیزی پیدا کرنے کے لئے نہیں بلکہ ٹھنڈے دل سے سوچنے اور غور و فکر کرنے کے لئے لکھے گئے ہیں۔ میرے ناقص خیال میں اس فتنے پر نتیجہ خیز اور کاری ضرب لگانے کے لئے اگر مندرجہ ذیل اقدامات بروئے کار لائے جائیں تو یقیناً نتائج مثبت پیدا ہونے کی توقع ہے۔

اوّل :- ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کے اندر ان کے تیسرے امام خلیفہ ناصر احمد سے جو سوال و جواب ہوئے تھے۔ انہیں بلا کم و کاست شائع کر دیا جائے تاکہ اس فتنہ کی حقیقت عام لوگوں پر روشن ہو سکے۔

دوم :- اس وقت پاکستان میں جتنے مقتدر اور مؤقر قومی اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں وہ اپنے ایک دو کالم صرف اس فتنہ کے لئے وقف کر دیں۔ جس میں دونوں فریقوں کے دلائل کی بحث ہو تاکہ عوام کے سامنے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے اور عوام الناس فریقین کے دلائل پڑھ کر اس کے حسن و قبح کے متعلق خود اپنی ایک رائے قائم کر سکیں۔

سوم :- ریڈیو اور ٹی وی پر دونوں فریقوں کو مساوی وقت دیا جائے اور انہیں آمنے سامنے بٹھا کر سوال و جواب کا موقع دیا جائے۔ اس طرح قادیانیوں کے بودے اور کمزور دلائل کی قلعی کھل جائے گی۔ جن کا وہ بڑا ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں ——— یاد رکھیں قرآنی طریق یہی ہے "ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین" کا ہی ہے جس میں دلائل و براہین سے بحث کر کے حسن و قبح کی وضاحت کا طریق بتایا گیا ہے ——— وطنِ عزیز کی سرحدوں پر دشمن کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ پاکستان کے وجود اور اس کی سالمیت کو شدید خطرات درپیش ہیں۔ اس صورت میں حبّ الوطنی یہی ہوگی۔ کہ ملک و قوم جو گا ہے لگا ہے اس فتنے کی آگ بھڑکانے کی بجائے اسے ایک ہی دفعہ پوری قوت اور طاقت سے حل کیا جائے یعنی حکمت اور موعظہ حسنہ، پیار اور محبت کے ساتھ قادیانیوں کو اپنے قریب لایا جائے۔ نفرت، گھیراؤ، جلاؤ اور مار دھاڑ کے فرسودہ حربوں پر عمل کر کے دیکھ لیا ہے کہ اس سے ان کا کچھ نہیں بگڑا۔ اس کے برعکس

اوّل :- اس سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے اور حکومت درمیان میں آ جاتی ہے کیونکہ اسے بہرحال اپنی حاکمیت کا تقدس بحال رکھنا ہوتا ہے۔

دوم :- اس سے قادیانیوں کو شرفاء کی ہمدردیاں حاصل ہو جاتی ہیں اور

سوم :- دنیا ان کو مظلوم سمجھنے لگ جاتی ہے اور اس طرح سارا کریڈٹ قادیانی لے جاتے ہیں۔ اس لئے مار دھاڑ والی پالیسی پرانی اور از کار رفتہ ہو چکی ہے اب اسے متروک قرار دے کر قرآنی پالیسی پر عمل کرنا چاہیئے کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ اس کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلے۔

مجھے امید ہے کہ جس دلسوزی اور ہمدردی کے ساتھ میں نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا ہے اسی جذبے سے اہلِ وطن اور بالخصوص علمائے دین متین ان گزارشات پر غور فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے وطنِ عزیز کو ہر قسم کے فتنوں کے صدمات اور آفات سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

(منقول از روزنامہ "امن" کراچی ۱۰ جنوری ۱۹۸۶ء جلد ۱۲ شمارہ نمبر ۲۸۶)

(بحوالہ ہفت روزہ "لاہور" لاہور ۱۱ فروری ۱۹۸۶ء)

وہ جو خلافت کی نعمت سے محروم ہیں! (بقیہ صفحہ ۱۱)

اپنے محبوب امام کی بیشتر اولاد سے محروم ہو گئے اپنے ہادی و مرشد کے مولد، مسکن و مدفن اور متذکرہ بالا شعائر اللہ کی برکتوں سے محروم ہو گئے۔ بڑھتے بڑھتے ان کی محرومی یہاں تک پہنچی کہ خدا نے بھی انہیں چھوڑ دیا۔ اور جس از وقت خدا تعالیٰ نے اپنے مامورِ زمانہ کے ذریعہ ان محروموں کو متنبہ فرمایا تھا کہ یاد رکھو :-

"انی معک و مع اھلک ھٰذہٖ"
(تذکرہ ص ۶۹۱)

چنانچہ خدا تعالیٰ کی معیت، تائید و نصرت بھی یہ فرقان ظاہر کر رہا ہے کہ ظاہری طور پر جب ان کی جماعتی حالت یہ ہے کہ ان کے سالانہ جلسے میں اتنے بھی وہ جمع نہیں ہو پاتے جتنے کہ نمازِ جمعہ میں ہی ایک مسجد میں جماعت احمدیہ کے افراد جمع ہوتے ہیں۔ پس ان پر تو یہی

شعر صادق آتا ہے کہ "نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے"۔ خدا تعالیٰ ان ہی انہیں سمجھ عطا کرے۔

برکتوں سے معمور خلافت رابعہ کے چار سالہ تاریخ ساز دور پر ایک طائرانہ نظر

بے شمار فضل اور رحمت نہاں ہے ۔ مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے (درثمین)

از مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے غلبۂ اسلام کی عمارت کی تکمیل اب خلفائے احمدیت کے ذریعہ ہی ہوگی اور ہو رہی ہے

گزشتہ نو دہائیوں میں جماعت احمدیہ جس رفتار سے اپنی منزل کی طرف بڑھی ہے اس سے کہیں زیادہ تیز رفتاری سے صرف پچھلے چار سالوں میں جماعت نے ترقی کی ہے۔ یہ ترقیات مختلف میدانوں میں اتنی نمایاں ہو کر سامنے آئی ہیں کہ جماعت کے افراد اب منزل کے نشانوں کو واضح طور پر دیکھنے لگے ہیں۔ اگرچہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جوں جوں ہم اپنی منزل سے قریب تر ہوتے جاتے ہیں۔ ابتلاء و مصائب کے بادل اور زیادہ کثیف ہو کر ہمارے سروں پر منڈلاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لیکن یقین کامل ہے کہ یہی بادل ایک زندگی بخش باران رحمت میں تبدیل ہو جائیں گے صرف مالک حقیقی کی ایک انگلی کے اشارے کی دیر ہے و ما ذالک علی اللہ بعزیز۔

اس مختصر مضمون میں گزشتہ چار سال میں جماعت کی عظیم ترقیات اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلووں کی ایک جھلک پیش خدمت ہے

مساجد اور مشن ہاؤسز جو اس چار سالہ دور میں تعمیر ہوئے

○ مسجد بشارت پیدرو آباد (سپین) جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو فرمایا۔

○ المسجد بیت الہدیٰ آسٹریلیا

○ امریکہ کی ریاست ایریزونا کے شہر توسان میں پہلی مسجد مسجد یوسف کا افتتاح۔

○ گی آنا کے دوسرے بڑے شہر نیو ایمسٹرڈم میں ایک احمدی بہن نے اپنا دو منزلہ مکان مسجد اور مشن کے لئے جماعت کے نام پر ہبہ کر دیا۔

○ بو سیرالیون میں مسجد ناصر کا افتتاح ○ سیالہ سری لنکا میں ایک مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

○ انگلستان میں تین مشن ہاؤسز کا افتتاح عمل میں آیا جن میں سے ایک آکسفورڈ میں تین منزلہ عمارت پر مشتمل ہے ○ کھاریاں (پاکستان) میں مشن ہاؤس کا افتتاح ○ راولپنڈی ضلع میں مری کے مقام پر مشن ہاؤس و لائبریری کا سنگ بنیاد ○ ٹکاسکو زا (امریکہ) میں مشن ہاؤس کا قیام ○ امریکہ میں نیویارک شکاگو۔ لاس اینجلز۔ واشنگٹن اور ڈیٹرائٹ میں پانچ نئے مشن ہاؤسز کا قیام ○ انگلستان کے شہر ڈوور [illegible] میں احمدیہ مشن ہاؤس کا قیام ○ زائرے (افریقہ) میں نیا مشن ہاؤس کھلا ○ زیمبیا تھائی لینڈ نیپال۔ آسام۔ دہلی بھوٹان۔ آئیوری کوسٹ۔ یوگنڈا گیمبیا۔ انگلستان اور مغربی جرمنی میں بھی نئے مراکز قائم ہوئے۔

اسی طرح گزشتہ سال سورینام میں دو۔ لائبیریا میں ایک۔ غانا میں چار نائیجیریا میں ایک سیرالیون میں دو۔ کینیا میں پانچ انڈونیشیا میں دس اور سنگاپور میں ایک مسجد تعمیر ہوئی۔

تراجم قرآن مجید

عرصہ چار سال میں گورمکھی (ہندی) کریول۔ یوگنڈی۔ روسی۔ جرمنی زبان میں ایک اعلیٰ ترجمہ اٹالین۔ جاپانی۔ چینی۔ سپینش پرتگالی۔ پولش ہندی اور فرنچ زبان میں مع دیباچہ تفسیر القرآن، تراجم قرآن کریم چھپ چکے ہیں یا زیر تکمیل ہیں اسی طرح تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ بھی شائع ہوا ہے۔ ہندی ترجمہ بھی زیر تکمیل ہے۔

اسلامی لٹریچر کی اشاعت

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو لندن سے شائع ہو رہی ہیں ان کی ۲۳ جلدوں میں سے ۲۲ مکمل طور پر چھپ چکی ہیں۔

جن زبانوں میں لٹریچر شائع ہو رہا ہے ان میں۔

فارسی۔ گورمکھی۔ برمی۔ عربی فرنچ۔ ترکش۔ اٹالین۔ سواحیلی جرمنی۔ ڈینش۔ نارویجین۔ سویڈش پرتگیزی۔ سپینش۔ جاپانی۔ گریک یوگوسلاوین۔ کورین۔ رشین۔ پولش چینی۔ چیکوسلواکین۔ ملیالم ہندی گجراتی۔ سندھی اردو انگلش زبانیں قابل ذکر ہیں۔

کیسٹ سکیم

مختلف قسم کے اعتراضات کے جواب تیار کروا کر ان زبانوں کے ماہرین کے ذریعہ ان کی [illegible] آوازوں میں کیسٹس تیار کروا کر ان زبانوں کے جاننے والوں تک پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ اس سکیم کے ذریعہ اب تک سینکڑوں افراد اسلام و احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ جن زبانوں میں کیسٹس تیار کروائی گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

انگریزی۔ افریقن۔ امریکن۔ ڈینش۔ سپینش۔ ترکش۔ جرمن الانیز [illegible] مغربی افریقہ کی زبانوں میں سے [illegible] ذکر یوروبا [illegible] منڈے۔ ٹمنی فانٹی خانشی۔ مشرقی افریقہ کی زبانوں میں سواحیلی۔ لوگنڈی۔ علاوہ ازیں اردو عربی۔ فارسی۔ انڈونیشین۔ پشتو

سندھی اور گورمکھی۔

نئی عمارتیں

[illegible] امریکہ کی ریاست IMC STATE نائیجیریا میں احمدیہ ہسپتال کی تعمیر ○ اسکور کے ہسپتال میں نئے وارڈ کا اضافہ ○ مسلم ٹیچر ٹریننگ کالج غانا ○ دفاتر انجمن احمدیہ ربوہ کا دفتر ○ دار الصدر غربی ربوہ میں ایک مزید لنگر خانہ کی تعمیر اس لنگر خانہ میں ۱۰ ہزار آدمیوں کا کھانا تیار کرنے کی گنجائش ہے اس میں روٹی پکانے کی چھ مشینیں نصب ہیں ○ دار الضیافت ربوہ کی جدید تعمیر ○ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت ربوہ میں بعض غرباء کے کوارٹرز میں مکانیت کا اضافہ ○ دار الشیوخ ربوہ کا قیام ○ دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ کی نئی عمارت کی تعمیر ○ ایوان خدمت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے دفاتر و ہال پر مشتمل وسیع عمارت کی تعمیر (یہ عمارت تاحال زیر تعمیر ہے)۔ دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان۔ چار کمروں پر مشتمل نئی عمارت ○ دفتر نظارت علیا قادیان میں تین بڑے کمروں پر مشتمل نئی عمارت کی تعمیر۔

نئی جماعتوں کا قیام

موریتانیہ۔ ٹوگو۔ روانڈا۔ برونڈی زیمبابوے۔ موزمبیق۔ آندھرا پردیش پنجاب (بھارت) بنگال (بھارت) میں بیسیوں نئی جماعتوں کا قیام نیز سیرالیون میں بھی نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ علاوہ ازیں دنیا کے تمام ممالک میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کے واقعات بے شمار ہیں یہ چھوٹا سا مضمون ان سب واقعات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

لندن میں عارضی مرکزی نظام کا قیام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپریل ۱۹۸۴ء کو ربوہ سے لندن تشریف لے گئے۔ ربوہ سے حضور جس بے سر و سامانی کے عالم میں نکلے ہیں یہ بھی ایک دردناک واقعہ ہے لیکن صرف چند ماہ میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی قیادت و راہنمائی کے لئے حضور نے لندن میں ربوہ

کی طرح کا ہی مکمل نظام قائم فرمایا جس میں کہ اکثر کارکنان رضاکارانہ طور پر یہ خدمات سجالا رہے ہیں الحمد للہ علی ذالک۔

حضور نے سب سے پہلے ڈاک کا دفتر قائم فرمایا۔ پھر ایک پبلیکیشن سیکشن جس کے تحت خطبات جمعہ کے علاوہ ہفتہ میں دو دن منعقدہ مجالس عرفان کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس تیار کر کے دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتوں کو وہاں سے بھجوائی جا رہی ہیں۔ اسی طرح نظارت امور عامہ کی طرز پر ایک نگران کمیٹی قائم فرمائی ایک اہم شعبہ جو حضور نے لندن میں قائم فرمایا وہ شعبہ سمعی و بصری ہے۔ آنے والے مہمانان کرام کیلئے شعبہ مہمان نوازی قائم فرمایا۔ جہاں دنیا کے عالم سے وارد ہونے والے وفود کی مناسب حال مہمان نوازی کا انتظام ہوتا ہے نیز ٹرانسلیشن سیکشن اور لٹریچر کی طباعت کے لیے وکالت تصنیف اور تبلیغ و تربیت کے لیے وکالت تبشیر اور مالی معاملات کے لیے وکالت مال کے شعبے بھی بفضلہ سرگرم عمل ہیں۔

مختصر یہ کہ صرف چند ماہ کے عرصہ میں حضور نے ربوہ کی طرز پر ایک وسیع نظام قائم فرما دیا اور ۱۹۸۴ء جو کہ ابتلاء اور مصائب کا سال تھا اسی سال ۱۹۸۳ء کے مقابلہ میں ترقی میں سو فیصدی اضافہ ہوا۔ اللھم ایدہ امامنا بروح القدس

صد سالہ جوبلی کی تین ہراول منزلیں

حضور انور کے اب تک کے چار سالہ دور خلافت با سعادت کو یہ فخر بخشی حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ پر تین جہات سے سو سال پورے ہو چکے ہیں اور ان میں کی صد سالہ تقریبات بھی منائی جا چکی ہیں۔

(۱) ۔ پہلی صد سالہ تقریب ۱۹۸۲ء کو ہوئی جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام دعویٰ ماموریت پر سو سال پورے ہوئے۔ یاد رہے کہ حضور علیہ السلام کو ماموریت کا پہلا الہام ۱۸۸۲ء کو ہوا تھا۔

(۲) ۔ دوسری صد سالہ تقریب ۱۹۸۶ء میں پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ پر سو سال مکمل ہونے پر ہوئی جبکہ حضور کے ہی ارشاد کے تحت جماعت نے اس تقریب کو نہایت شایان شان طور پر امسال ہی میں ماہ فروری ۸۶ء کو منایا ہے۔

(۳) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں ایک اور صد سالہ تقریب کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ ہجری قمری سنہ کے اعتبار سے جماعت کی عمر ۱۹۸۶ء میں سو سال مکمل ہو چکی ہے اگرچہ باقاعدہ صد سالہ جوبلی جشن کا پروگرام عیسوی سنہ کے اعتبار سے ۱۹۸۹ء میں رکھا گیا ہے جس کے لیے بفضلہ تعالیٰ تیاری کے مراحل حضور انور کی منشا اور ہدایت کے مطابق انجام پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس صد سالہ جوبلی کی تقاریب کو ہماری تعداد اور توقعات سے کہیں بڑھ کر شاندار اور پر شوکت رنگ میں دیکھنا نصیب کرے آمین۔

تبلیغی و تربیتی دورہ جات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دور مبارک میں یورپین ممالک کے تین اور مشرق بعید کے ممالک کا ایک دورہ فرمایا۔

پہلا دورہ : حضور نے خلیفہ بننے کے صرف ڈیڑھ ماہ بعد ۲۸ر جولائی ۱۹۸۲ء کو یورپ کے ۹ ممالک، ناروے۔ سویڈن۔ ڈنمارک سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ برطانیہ اور آسٹریا کا دورہ کرنے کے ساتھ ساتھ اسپین میں سات سو سال کے بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد بشارت کا بھی افتتاح فرمایا حضور نے اس دورہ میں ۱۸ پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمایا اور اسلام کی تعلیم نہایت خوبصورت انداز میں اہل یورپ کے سامنے پیش کی۔ متعدد استقبالیہ تقاریب میں شرکت فرمائی۔ مختلف ممالک کے دانشوروں، سفارت کاروں پروفیسروں انتظامیہ کے اعلیٰ افسران سے ملاقات فرمائی۔ نیز احباب جماعت کو باشرح چندہ ادا کرنے نمازوں کی پابندی۔ پردہ کی پابندی اور جماعتی ڈسپلن کو قائم رکھنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی

دوسرا دورہ یورپ : دسمبر ۸۴ء کو حضور نے یورپ کے ممالک ہالینڈ۔ مغربی جرمنی اور فرانس کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ میں حضور نے ہالینڈ کے لیے ایک اور مغربی جرمنی کے لئے دو عظیم مراکز کے قیام کے لئے احباب جماعت سے مشورہ کیا اسی طرح فرانس میں خرید کردہ سنٹر کی وسیع و عریض عمارت کا مشاہدہ فرمایا۔ اس دورہ میں ہالینڈ میں ۹ مغربی جرمنی میں ایک اور فرانس میں ایک شخص بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوا۔ اس دورہ کے دوران حضور نے متعدد مجالس عرفان منعقد کیں۔ متعدد احباب کو شرف ملاقات بخشا۔

تیسرا دورہ یورپ

حضور انور نے تیسرا دورہ یورپ ستمبر ۸۵ء کو فرمایا۔ گزشتہ دورہ میں حضور نے ہالینڈ اور مغربی جرمنی میں مراکز کے قیام کے سلسلہ میں احباب سے مشورے کئے تھے چنانچہ صرف دس ماہ کے قلیل عرصہ میں حضور نے ہالینڈ کے دوسرے مشن بیت النور کا افتتاح فرمایا۔ بیلجیم میں برسلز کے قریب جماعت کے شاندار سنٹر کا افتتاح فرمایا۔ جرمنی کے شہر کولون میں نئے مشن کا افتتاح فرمایا۔ فرینکفورٹ میں نئے وسیع و عریض سنٹر ناصر باغ کا افتتاح فرمایا۔

اسی طرح اس دورے کے دوران حضور سپین اور فرانس بھی تشریف لے گئے۔ مجالس عرفان اور چار عظیم پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمایا۔ صرف ایک ماہ میں حضور نے ۷ یورپی ممالک کا دورہ فرمایا ۵ نئے مشنوں کا افتتاح فرمایا اور چار مزید مشنوں کا جائزہ لیا

دورہ مشرق بعید

یہ دورہ حضور نے ۱۹۸۳ء میں فرمایا اور اس دورہ میں مشرق بعید کے چار ممالک سنگاپور آسٹریلیا۔ فجی اور سری لنکا کا دورہ فرمایا۔ آسٹریلیا میں سڈنی کے مقام پر حضور نے وسیع و عریض احمدیہ سنٹر المسجد بیت الہدیٰ کا افتتاح فرمایا۔ یہ سنٹر ۲۵ ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔ اس دورہ کے دوران حضور نے متعدد پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمایا۔ مجالس عرفان اور مجالس سوال و جواب منعقد کیں۔

عظیم تحریکات اور حیرت انگیز نتائج :-

ہر ملک میں مجلس شوریٰ کا قیام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت کا یہ تاریخ ساز کارنامہ ہے کہ ہر ملک میں مجلس شوریٰ کا قیام ہو چکا ہے چنانچہ اس کے نتیجہ میں تمام بیرونی ممالک کے اندر خود اعتمادی پیدا ہو کر وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

منصوبہ بندی کمیشن کا قیام

تبلیغی، تربیتی اور مالی امور کی مساعی کو تیز تر کرنے کے لئے حضور نے تمام ممالک میں منصوبہ بندی کمیشن کا قیام فرمایا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ ان کمیشنز کے ذریعہ مؤثر کاروائیاں کی جا رہی ہیں

ہر فرد کو داعی الی اللہ بننے کی تحریک

- بیرونی ممالک میں وقف عارضی کی تحریک ٥ ۔ ٹریکنگ اور مانیٹرنگ اسٹیشن قائم کرنے کی تحریک ٥۔ خطبات و تبلیغی و تربیتی کیسٹس بنائے جانے کی تحریک ٥ غیر ملکی زبانوں پر عبور حاصل کرنے کی تحریک۔

تحریک جدید کے دفتر چہارم کا قیام

تحریک جدید کے سلسلہ میں خاص طور پر دفتر اول کے مجاہدین کے کھاتوں کو زندہ کرنے اور اپنے بزرگوں کی طرف سے چندہ دینے کی تحریک خصوصی اہمیت کی حامل ہے اسی طرح حضور نے اپنے دور خلافت میں ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۵ء کو تحریک جدید کے دفتر چہارم کا بھی اعلان فرمایا۔

باشرح چندہ جات کی ادائیگی

حضور کے انقلاب انگیز دور سعید کا ایک عظیم کارنامہ یہ ہے کہ حضور نے احباب جماعت کو باشرح چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اس تحریک کے بفضلہ تعالیٰ بہتر

نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ۲۸ مارچ اور ۴ اپریل ۸۶ء کے خطبات جمعہ کو خاص طور پر پڑھنے اور سننے کی تاکید کی جاتی ہے۔

نماز باجماعت کی پابندی

نماز با جماعت کی پابندی کی طرف حضور نے اپنے دور سعید میں دو مرتبہ منصوبہ بند طریق پر توجہ دلائی ہے پہلی مرتبہ حضور نے یکم اپریل ۸۳ء کے خطبہ جمعہ میں روشنی ڈالی دوسری مرتبہ حضور نے ۸ نومبر ۸۵ء سے متعدد خطبے اہمیت نماز پر ارشاد فرمائے ہیں۔ بنیادی نوعیت کا خطبہ جمعہ میں مختلف تنظیموں کو اقامت صلوٰۃ کی نگرانی کی طرف توجہ دلائی ہے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے شائع کیا ہے۔

پردے کی پابندی کی تحریک

جلسہ سالانہ ۸۲ء کے موقعہ پر حضور نے احمدی مستورات کو سختی سے پردہ کی پابندی کرنے کی تحریک فرمائی چنانچہ اس کے بہت مفید نتائج برآمد ہوئے۔

اسلامی معاشرہ کی حقیقی عید

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عید الفطر ۸۳ء کے موقعہ پر تحریک فرمائی کہ امیر احمدی اپنے غریب احمدی بھائیوں کے ساتھ مل کر عید منائیں۔ غریب بھائیوں کے گھر میں تحائف لے کر جائیں چنانچہ بفضلہ تعالیٰ اس پر عمل ہو رہا ہے اور اس کے خوشکن نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

بیوت الحمد منصوبہ

بیوت الحمد منصوبہ کی تحریک حضور نے ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۲ء کے خطبہ جمعہ میں فرمائی۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے گھر بنانے کے ساتھ ساتھ شکرانہ کے طور پر اس کے غریب بندوں کے گھر بھی بنائے گی۔ چنانچہ حضور کی اس تحریک پر احباب جماعت نے والہانہ لبیک کہا اور کسی قدر اس پر عمل ہونا بھی شروع ہو گیا ہے۔

نئے مراکز کی تحریک

حضور نے یورپ میں وسیع و عریض مشن ہاؤسز کے قیام کے لئے احباب جماعت سے ایک فنڈ مہیا کرنے کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ جماعت کے مرد و زن اور اطفال و ناصرات نے حیرت انگیز قربانی کا مظاہرہ کیا بفضلہ تعالیٰ یورپ و امریکہ کے دیگر نئے مراکز کے علاوہ جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے لندن ٹلفورڈ میں ۲۵ ایکڑ رقبہ پر مشتمل اسلام آباد کے نام سے شاندار مرکز قائم کیا گیا ہے جبکہ فرینکفورٹ مغربی جرمنی میں ناصر باغ کے نام سے دوسرے وسیع مرکز کا قیام عمل میں آیا ہے۔ الحمد للہ

کمپیوٹر ٹائپ رائیٹر کی تحریک

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۲ اپریل ۸۵ء کو ایک کمپیوٹر ٹائپ رائٹر خرید کی تحریک فرمائی جس سے دنیا کی دیگر تمام زبانوں میں اسلامی لٹریچر شائع کرنے کی سہولت مہیا ہو گی چنانچہ اس کے لئے حضور نے ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ جمع کرنے کی احباب کو تحریک فرمائی بفضلہ تعالیٰ اس کے لگ بھگ روپے وصول ہو چکے ہیں

تبلیغ کیلئے خصوصی پیغام

۲۹ اگست ۸۵ء کو حضور نے دنیا کی غربت اور روحانی فقر و فاقہ کو ختم کرنے کے لئے عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کو تبلیغ میں وسعت پیدا کرنے کے لئے ایک خصوصی پیغام دیا

لندن میں احمدیہ سمر سکول اور تربیتی کلاسز کا اجراء

یورپ کے مرکز اسلام آباد ٹلفورڈ لندن میں حضور نے ۲۶ جولائی ۸۵ء کو احمدی بچوں اور لجنہ اماء اللہ کی تربیتی کلاسز کا اجراء فرمایا اس کلاس میں ہالینڈ۔ کینیڈا۔ فرانس جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ ویسٹ انڈیز اور انگلستان کی طالبات نے شرکت کی۔

وقف جدید کو عالمی وسعت

تحریک وقف جدید جو اب تک ہندوستان اور پاکستان کی حد تک تھی اس کو حضور نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء میں عالمی وسعت عطا فرمائی اور ہندوستان کی وقف جدید کو حضور نے ایک پلاننگ کے تحت ہندوستان کے علاقوں میں تیزی سے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی خاص طور پر یوپی کے شدھی کے علاقہ میں حضور نے تبلیغ کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تحریک فرمائی۔

سیدنا بلال فنڈ کی تحریک

جماعت کے شہداء کے ورثاء اور ان کے اہل و عیال کی طرف خصوصی [illegible] دیتے ہوئے حضور نے سیدنا بلال فنڈ کی تحریک فرمائی۔ حضور نے اس فنڈ کے متعلق فرمایا کہ یہ صدقہ نہیں ہے بلکہ ایک تحفہ کی شکل میں شہداء کے اہل و عیال کی خدمت و کفالت کے لئے یہ فنڈ قائم کیا جا رہا ہے۔

بد رسوم کے خلاف جہاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دور سعید میں مختلف مواقع پر بد رسوم کے خلاف مختلف خطبات جمعہ اور دیگر مواقع پر خطبات سے نوازا جن میں ۱۔ پردے پر ۲۔ حیثیت سے بڑھ کر جہیز دینے پر ۳۔ ختم قرآن کی ممانعت پر ۴۔ شادیوں کے موقع پر فضول رسموں سے اجتناب پر خاص روشنی ڈالی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے بدر ۸ مارچ ۸۵ء ۵۔ اسی طرح آمین کی تقریب کے موقعہ پر تحفہ جات کی ممانعت فرمائی چنانچہ اس سلسلہ میں حضور نے ۱۰ مئی ۱۹۸۵ء کو لندن میں ایک تقریب آمین کے موقعہ پر واضح ارشاد فرمایا۔ نئے سال کا تحفہ ہے "السلام علیکم" حضور نے ۱۹۸۶ء کے ابتداء میں جو پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا کہ دنیا کا دستور ہے کہ نئے سال کے آغاز پر ایک دوسرے سے تحائف کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔ لیکن میں آپ کو نئے سال کے آغاز پر السلام علیکم کا تحفہ دیتا ہوں

کلمہ طیبہ کی حفاظت کی خصوصی تحریک

گزشتہ سال پاکستان میں کلمہ طیبہ کی خوب جی بھر کر بے حرمتی کی گئی اور احمدیہ مساجد سے کلمہ طیبہ کو کھرچا گیا احمدیوں کے سینے سے [illegible] حضور [illegible] احباب جماعت اور تمام مسلمانوں کو فرمایا کہ وہ کلمہ طیبہ کی حفاظت کی خاطر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہیں۔

اشاعت فنڈ

حضور نے اپنے ایک مکتوب محررہ فروری ۸۵ء میں ہندوستان میں تبلیغ کو وسعت دینے کے لئے اشاعت فنڈ قائم فرمایا اور بھارت کے تمام احمدی خصوصاً متمول طبقہ کو اس میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی (بدر ۲۸ مارچ ۸۵ء) اور ساتھ ہی تبلیغ کے کاموں میں وسعت پیدا کرنے کے لئے بھارت کو پانچ حصوں میں تقسیم فرمایا۔

۱۔ بمبئی۔ ۲۔ کیرالہ ۳۔ کلکتہ ۴۔ تغلق آباد (نئی دہلی) ۵۔ حیدرآباد

مجالس عرفان

حضور کے مبارک دور کی ایک دلکش چیز مجالس عرفان ہیں جن میں احباب جماعت حضور سے ہر قسم کے دینی اور معلوماتی سوال پوچھتے ہیں اور حضور ان کے تسلی بخش جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ ان مجالس سے جہاں موجود احباب کو فائدہ ہوتا ہے وہاں باہر کے دوسرے لوگ ان کے مطالعہ سے مستفید ہوتے ہیں۔

قرطاس ابیض کا جواب

حضور نے اپنے بصیرت افروز خطبات میں احمدیوں کے خلاف پاکستان میں شائع ہونے والے قرطاس ابیض کے مدلل جواب دیئے ہیں۔ یہ خطبات گزشتہ سال حضور نے لندن سے ارشاد فرمائے ان کا مطالعہ ہر طالب حق کے لئے ضروری ہے یہ خطبات خوبصورت کتابچوں کی صورت میں لندن سے شائع ہو چکے ہیں اب نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان بھی ان کی اشاعت کا منصوبہ بنا رہی ہے۔

غریب بھائیوں کیلئے دعائیں کرنے کی تحریک!

حضور نے ۱۹۸۴ء کے ابتدائی خطبات جمعہ میں غریب بھائیوں کیلئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا آجکل عالم اسلام [illegible] ظلم کا شکار ہیں ان پر ہر طرف سے مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ اسرائیل کیا مغربی طاقتیں مشرقی طاقتیں کیا سب غریبوں کو [illegible] کا نشانہ بنا رہی ہیں حضور [illegible]

جماعت کو فرمایا کہ میں خاص تاکید سے کہتا ہوں کہ بجٹ سے بڑھ کر اور کرب کے ساتھ اور پاکبازگی کے ساتھ اپنے فرض سمجھ کر اس کے لئے قربانی کریں کیونکہ یہ وہ آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولد و مسکن دونوں کے بہ ساکنین ہیں نیز ہمارے سب سے سردار کے ہاتھ قوم پڑنے کے لحاظ سے ہمارے محسن بھی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے مبشر رؤیا و کشوف

چار سالہ بابرکت دور خلافت میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کئی رؤیا و کشوف و الہامات سے نوازا لیکن حضور انور نے خاص طور پر صرف ان رؤیا و کشوف کا اظہار فرمایا ہے جو جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے تھے ورنہ بہت سے ایسے رؤیا و کشوف ہوں گے جن کا حضور نے اظہار مناسب نہ سمجھا ہو۔ بہرحال ذیل میں صرف تین ایسے رؤیا درج کئے جا رہے ہیں جن میں جماعت کے موجودہ ابتلا اور پھر عظیم الشان ترقیات وغیرہ کا ذکر ہے۔

(۱) --- ربوہ سے لنڈن تشریف لے جانے کے بعد حضور نے اپنے پہلے دورہ یورپ کے دوران ناروے میں اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

”ابھی چند دن پہلے دو تین دن پہلے کی بات ہے کہ شدید بے چینی اور بے قراری تھی بعض اطلاعات کی بنا پر ہیں اور ظہر کے بعد میں سستی نے کیلئے لیٹا ہوں تو میرے منہ سے جمعہ جمعہ کے الفاظ نکلے اور ساتھ ہی ایک گھڑی کے ڈائل کے اوپر جہاں دس کا ہندسہ ہے وہاں نہایت ہی روشن حروف میں دس چمکنے لگا اور خواب نہیں وہ ایک کشفی نظارہ تھا وہ جو دس دکھائی دے رہا تھا باوجود اس کے کہ وہ دس ہندسے پر دس تھا جو گھڑی کے دس ہوتے ہیں لیکن میرے ذہن میں دس تاریخ آرہی تھی کہ Friday The Tenth انگریزی میں بھی کہہ رہا تھا کہ Friday The Tenth اور دیکھے وہ گھڑی تھی دونوں گھڑی کے اوپر دس کا ہندسہ تھا تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کون سا جمعہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے یہ نشان مقرر فرمایا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۸۴ء بمقام ناروے)

(۲) --- اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

”چند دن ہوئے رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے بار بار خوشخبریاں دکھائیں اور چار خوشخبریاں اکٹھی دکھائیں جب میں اٹھا تو اسی وقت زبان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر تھا سے

غموں کا ایک دن اور چار شادی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

ان چار خوشخبریوں کی حکمت یہ ہے چار دکھانے کی کہ ایک غم پہنچے گا تو خدا تعالیٰ چار خوشخبریاں دکھاتا رہے گا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۸۴ء بمقام ہیگ(؟))

(۳) --- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنصرہ العزیز نے ۲۰ر دسمبر ۸۵ء کے خطبہ جمعہ میں اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

”گزشتہ جمعہ کو چونکہ نماز ہی کا مضمون چل رہا تھا اور جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کو تہجد کی نماز میں مجھ سے ایک ایسا واقعہ ہوا ہے جو بعض پہلوؤں سے حیرت انگیز ہے تہجد کی نماز شروع ہوتے ہی مجھے یوں محسوس ہوا ہے۔ محسوس نہیں کہنا چاہیئے بلکہ اچانک ہی گویا ڈاکٹر حمید الرحمٰن بن گیا ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب جن کا میں ذکر کر رہا ہوں اس وقت تو وہ صرف ایک مثال کے طور پہ آئے تھے مگر میں پہلے ان کا تعارف کرا دوں ڈاکٹر حمید الرحمٰن ہمارے ایک نہایت ہی مخلص فدائی احمدی جو صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے خلیل الرحمٰن خان صاحب ان کے صاحبزادے ہیں اور امریکہ میں ڈاکٹر ہیں اور ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام صاحب کے داماد ہیں اور بہت نیک پاک طبیعت رکھتے ہیں مخلص

ہے کہ جنوں میں تربیت فرمانے پیش پیش ہیں سادہ منکسر المزاج اور جہاں تک انسانی نگاہ کا تعلق ہے تقویٰ شعار انسان ہیں۔ تو تہجد کی نماز شروع ہوتے ہی وہ نماز گویا میں نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ میں ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب ایک وجود بن کر پڑھ رہے تھے اور کوئی تفریق نہیں تھی یہ کوئی آناً فاناً واقعہ نہیں ہوا کہ آیا اور گزر گیا بلکہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ تہجد کے دوران جب میں سلام پھیرتا تھا تو یہ تصور غائب ہو جاتا تھا اور جب دوبارہ شروع کرتا تھا تو بغیر شعور کے پتہ نہیں لگتا تھا کس وقت یہ واقعہ شروع ہوا ہے اچانک میری پرسنلٹی میرا وجود جو خدا کو مخاطب کر رہا تھا وہ حمید الرحمٰن تھا اور جیسے حلول کر جاتی ہے روح کسی طرح میرے اندر حمید الرحمٰن کی روح گویا حلول کر گئی اور مجھے اس پر تعجب نہیں ہوا اور نماز کے دوران بالکل احساس نہیں ہوا کہ کوئی عجیب واقعہ گزر رہا ہے بلکہ نارمل طریق سے جس طرح وہ ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کھڑے ہوتے ہوں گے نماز کے وقت اور اپنے متعلق سوچ رہے ہیں کہ میں حمید الرحمٰن ہوں اور جب خیال آتا ہے وہی کیفیت تھی لیکن ساتھ یہ بھی کہ میں بھی ہوں اور اس عجیب امتزاج پر کوئی تعجب بھی نہیں تھا اور جب نوافل کے درمیان وقفہ پڑتا تو اس طرف دماغ بھی نہیں جاتا اس وقت یعنی اس وقت بھی احساس نہیں ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہو رہا ہے یہاں تک کہ تقریباً ایک گھنٹہ مسلسل یہی کیفیت رہی اور جب یہ کیفیت گئی ہے تو پھر اچانک مجھے خیال آیا کہ یہ کیا واقعہ ہو گیا ہے میرے ساتھ اس پر جب میں نے غور کیا تو اس

میں پہچان تب وجود کو خدا تعالیٰ نے خوشخبری کے لئے چنا ہے اس کے لئے بھی بہت بڑی خوشخبری ہے لیکن میں نے غور کیا تو ... پتہ چلا کہ اس میں ایک خوشخبری جو بہت عظیم الشان ہے اور نجات کی راہ بھی ہمیں دکھائی گئی ہے۔ غالباً وقت کے وجود میں دراصل ساری جماعت دکھائی جاتی ہے اور خوشخبری یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کوششوں کو قبول فرمایا جو بار بار نماز کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے لئے میں نے کیں اور یہ خوشخبری مبارک ہو کہ جماعت حمید الرحمٰن بن گئی ہے وہ اپنے رحمٰن خدا کے حمد کے گیت گا رہی ہے کل عالم میں یہاں تک کہ حمید الرحمٰن اور جماعت کا وجود ایک ہو چکا ہے اور دوسری طرف ایک ترقی کی راہ دکھائی گئی ہے اور اس زمانہ کی ساری مشکلات کا حل بتایا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اگر تم حمید الرحمٰن ہو جاؤ تو تمہیں پھر دنیا میں کسی چیز کی پرواہ نہیں رہے گی۔“

خدا کرے کہ دنیا کے تمام احمدی احمدیت کی ترقی کی خاطر اسی تیز رفتاری سے دوڑنے لگیں جس طرح ہمارے پیارے امام کی منشا ہے۔ وباللہ التوفیق

توسیع مکان بھارت

ابھی حال ہی میں جاری فرمودہ تحریک ”توسیع مکان بھارت فنڈ“ کا آخر میں ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جس کا اعلان حضور انور نے ۲۸ر مارچ ۸۶ء کو بمقام مسجد فضل لنڈن خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا اور قادیان میں مقامات مقدسہ کی ضروری مرمت، دہلی میں مسجد اور مشن ہاؤس اسی طرح کانپور میں مشن ہاؤس کی تعمیر وغیرہ کے لئے چالیس پچاس لاکھ روپے جمع کرنے کی تحریک فرمائی۔ جس میں ہندوستان کی جماعتوں اور بیرون ممالک میں کام کر رہے ہندوستانی نژاد احمدیوں کو خصوصاً اور تمام دنیا کے احمدیوں کو جو اپنی خوشی سے اس فنڈ میں دینا چاہیں حصہ لینے کی

تحریک فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور انور کے اس درخشندہ دور کو کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ کا مظہر بنائے اور ہمیں حضور کے ساتھ چلنے کی طاقت و توفیق بخشے آمین۔

نمازِ جنازہ غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ فروری ۸۶ء کو بمقام مسجد فضل لندن خطبہ جمعہ کے بعد خطبہ ثانیہ میں حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب مرحوم کی صاحبزادی محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مرحومہ اور محترم عبدالرحیم صاحب آف ماریشس کا ذکر خیر فرمایا اور نمازِ جمعہ و عصر کے بعد ہر دو کی نماز جنازہ غائب پڑھائی ——— کسی وجہ سے یہ ذکر ۱۰ اپریل ۸۶ء کی اشاعت میں، جسمیں یہ خطبہ شائع ہوا ہے، رہ گیا ہے۔ ادارہ معذرت کے ساتھ خطبہ ثانیہ کے بعد فرمودہ ارشاد کا مکمل متن ذیل میں درج کر رہا ہے:۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

"ابھی نمازِ جمعہ کے بعد عصر جمع ہوگی اور اس کے بعد انشاء اللہ دو نماز جنازہ غائب پڑھائی جائیں گی۔ ایک تو فاطمہ بیگم حضرت سیٹھ محمد عبد اللہ الٰہ دین کی صاحبزادی، وہ ہندوستان میں رہتی تھیں حیدر آباد دکن میں۔ وہاں سے تشریف لائی ہوئی تھیں اپنے عزیزوں سے ملنے کیلئے لاہور۔ وہاں ان کا انتقال ہو گیا۔ اپنے بزرگ باپ کی طرح بہت ہی نیک خلق اور عبادت گذار تقویٰ شعار خاتون تھیں اور دوسرا نماز جنازہ عبدالرحیم صاحب ماریشس والے کہلاتے تھے۔ یہاں انگلستان کی جماعت کے اولین کارکنوں میں سے ہیں۔ جب میں انگلستان میں کچھ عرصہ کے لئے آیا تھا تو اس وقت عزیز دین صاحب اور یہ عبدالرحیم صاحب یہی روح رواں ہوا کرتے تھے یہاں جماعت میں۔ اور کھانا پکانا راتوں کو اکثر عیدوں وغیرہ کے موقعہ پر ان کاموں میں یہ دونوں بہت پیش پیش ہوا کرتے تھے یہ ماریشس گئے تھے عزیزوں سے ملنے کے لئے۔ پہلے بھی دل کے مریض تھے لیکن وہاں بیماری عود کر آئی اور وہاں وفات ہو گئی اچانک۔ تو یہ ان کا لنڈن کی جماعت پر خاص حق ہے اس لئے ان کی بھی نماز جنازہ غائب ہوگی۔"

دُعائے مغفرت

مکرم مولوی عبدالسلام صاحب راتھر مبلغ سلسلہ مقیم رشی نگر کشمیر کی والدہ محترمہ بعمر پچاس سال مورخہ ۱۶/۲/۸۶ کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ٥

مرحومہ نیک۔ ملنسار اور خلیق انسان تھیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ مرحومہ نے شوہر کے علاوہ تین لڑکوں اور دو لڑکیوں کو سوگوار چھوڑا ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور مرحومہ کی مغفرت فرمائے آمین

(ادارہ مشکور)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

۸ و ۹ اکتوبر کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۸ اور ۹ اخاء ۱۳۶۵ہش مطابق ۸ اور ۹ اکتوبر ۱۹۸۶ء (بروز بدھ و جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور سارے کام آسان فرما دے۔"

ناظمین اعلیٰ اور زعماء کرام سے گذارش ہے کہ ابھی سے اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگی کرنے اور اس کی روحانی برکات سے مستفید ہونے کے لئے دُعاؤں اور ظاہری تدابیر سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار : محمد انعام غوری

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

درخواست دُعا:۔ خاکسار کے والد محترم سید مصطفیٰ حسین صاحب بوجہ پیرانہ سالی ضعف اور جوڑوں میں درد کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بینائی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ مبلغ ۱/۵ روپے امانت بدر میں ادا کرتے ہوئے والد محترم کی کامل صحت یابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار: سید مجتبیٰ حسین حیدرآباد)

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسا ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیہ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ درست بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کے مطابق تو روزہ دار کو بھی حسب استطاعت رمضان میں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تاکہ ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقہ پوری ہو جائے۔

پس جو احباب جو مرکز سلسلہ قادیان میں بہ نفس نفیس مقیم ہیں اپنے فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرنے کے لئے .... وہ ایسی جملہ رقوم " امیر جماعت احمدیہ قادیان " کے پتہ پر ارسال فرمائیں انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کے وفد کی ڈپٹی کمشنر گورداسپور سے ملاقات

۲۰ فروری کو جماعت احمدیہ کے ایک مرکزی وفد نے وزیر اعظم ہند شری راجیو گاندھی صاحب سے ملاقات کر کے بعض جماعتی مسائل پیش کئے ان میں سے بعض کا تعلق صوبائی حکومت سے تھا۔ چنانچہ محترم جناب وزیر اعظم صاحب کی ہدایت پر صوبائی حکومت نے ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کو فوری ہدایات جاری کیں کہ وہ جلد از جلد جماعت احمدیہ کے ذمہ داران سے ان کے ان مسائل کے بارہ میں معلوم کر کے حکومت کو رپورٹ بھجوائیں۔ چنانچہ اس تعلق میں جناب D.C. صاحب گورداسپور کی طرف سے آمدہ اطلاع پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، مکرم چوہدری حمید احمد صاحب ناظر امور عامہ اور مکرم سید تنویر احمد صاحب مشیر قانونی پر مشتمل وفد نے مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۸۶ء کو ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور سے ملاقات کی اور انہیں جماعتی مسائل سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر صاحب نے متعلقہ محکمہ جات کے افسران کو بھی بلایا ہوا تھا۔ چنانچہ جماعت کے جملہ مسائل ایک ایک کر کے زیر بحث لائے گئے اور جملہ افسران کو ہفتہ دس دن میں رپورٹ پیش کرنے کے لئے ہدایت فرمائی تاکہ حکومت پنجاب کو اس بارہ میں تفصیل سے آگاہ کیا جا سکے۔

(خاکسار منیر احمد حافظ آبادی۔ نائب ناظر امور عامہ قادیان)

ولادت: اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی محمد اقبال صاحب کو .... بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام .... اقبال تجویز فرمایا ہے۔ اس خوشی میں مبلغ .... روپے امانت بدر میں ادا کرتے ہوئے قارئین بدر سے نومولود کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور نیک و صالح بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ .... کی صحت و تندرستی، سلامتی ایمان اور دینی سعادت کے لئے بھی درخواست دُعا ہے۔ خاکسار: حلیمہ بانو بنت ....

تصحیح:۔ مورخہ .... ۱۹۸۶ء کی اشاعت میں صفحہ .... کالم .... کی پہلی سطر میں آیت .... کا فقرہ غلط لکھا گیا ہے درست یوں ہے .... اسی کالم کی .... سطر میں .... بجائے .... کے .... پڑھا جائے۔

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیولرز ڈیلرز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑلیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر - 294

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD-500002.
PHONE NO. 522860.

اِرشادِ نبوی

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ

دنیا قید خانہ ہے مومن کے لئے اور بہشت ہے کافر کے لئے۔

(محتاج دعا)

منجانب از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد - (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں و سلائی مشین کے سپلائرز

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE-670001
H.O. PAYANGADI-670303 (KERALA)
PHONE:- PAYANGADI-12, CANNANORE-4498.

حیدرآباد میں

فون نمبر - 42301

پیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷-۱-۱۱ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم)

الائیڈ گڈو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گڈو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲۲۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

فون نمبر :- 42916

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"

ارشاد حضرت امام مہدی علیہ السلام

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
CARDBOARD BOX MFG. CO.
PHONE: 279203
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RES. 273903
CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کیلئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بٹن مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے؛ گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

بی۔ ایم۔ الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے!

- الیکٹریکل انجینئرس
- الیکٹریکل وائرنگ
- لائسنس کنٹریکٹس
- موٹر وائنڈنگ

C-10, LAXMI GOBIND APART. J.P. ROAD, VERSOVA
FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)
574108
629389
ٹیلیفون
BOMBAY - 58.

"AUTOCENTRE" :تار کا پتہ

23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز:

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM براۓ: ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS
SHED NO. C-16.
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI - 571201
PHONE NO. OFFICE: 806, RESI: 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگزین۔ فوم چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور،
اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
13 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360, 74350

آٹو ونگس

Regd No. P. G3P-3 Phone No. 35

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

15th. MAY 1986 KHILAFAT NUMBER PRICE Rs. 2-50

BANI®

موٹر گاڑیوں کے ربر پارٹس

ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : BANI HOUSE 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137
CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 23-1574 CABLE: AUTOMOTIVE

طالبانِ دعا :۔ ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور

'Only Tittle Printed' Rama Art Press, Amritsar Ph. : 47434